

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والله اعلم بالصواب



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والله اعلم بالصواب

M A LIBRARY, A.M U.



U1 6293

و سیاحه شنوی صبح تخیلی از نتایج افکار طبع هالیون ششی محمد اکرام الله صاحب
المعروف مفتی الکاکوروی متخلص به افسو

پیر جبریل کردان خامه سنبه شام را	خداوند شب عزت حق صبح بیا نم را
که جاسے خده در پرواز دارد استخوانم را	ندام مهر صبح کیست شام افروز بیتابی
چو می پرسی شراب ساغر پیغامم را	خمار نشسته ادا انتظار ساقی کوثر
توان در یافتن از بی نشان نام و نشانم را	مسکافم نقش پای ساکنان لاکان باشد
زبان از غریبے باشد دران بی زبانم را	سلام من بفریم هر کس و ناکس نمن آید
به سینم تادیرین میدان که میگردد غنایم را	براق فکر برق آهنگ آهنگه و گردارو
خیال سحر ساحر باد افسون بیانم را	اگر فائده رنگین من چشم جهان بندد

تخیلی صبح سخن بر زشانی ششای خداوندیت که عابد شب نره دار ماه سینه افروز داغ نیاز دوست

وزاید تنگ مزاج آفتاب سینه خسته گرمی سوز دگر دلازاو

سرسخت معالے تو در صومعه هر پیر سے	اسے در دل ہر ذرہ از مہر تو تاثیر سے
ہر ذرہ خاکے را خاصیت اکیر سے	خاکہ شدہ بر عاشق در گرد سر کویت سے

انا بعد ویدان انویر سر سداغ لبھو مانغا کشیدن زمین اجاڑو خرمن کی مسقطا دیر کی تیرے بجائے رخسار سے خوشخوار
 وینت۔ وچلی صبح افکار نامہ معنی گسری بخ کشیدن لمولفہ بیت کہ صبح شام او توفیق عبادت و دلش نچینہ نور ادا
 انیجاست کہ نامہ روشن نخل طور سیناست فنامہ اوان ہوا لاجی یوحی۔ گردش گلشن اگر دافناست
 حرکت گلشن صبر لے سنا جاتیان۔ فتاویل حرم و دوا حروف گزینش محراب کہ بہ ثبات نور انگش زہر زور
 مگر کان جو زبان۔ نقاش داؤد تہج مشککان۔ بیاض مین السطوش سبلی کدہ طور۔ سواد الفاتش سحیلے
 ویدہ حور۔ صفایے صنوبر سے یوسف صرف قرطاس آب تابش۔ سنون سی مشقہ مریم۔ شیارہ ہندی کتاب شریا
 ہنگام ترنگبار لے مین خاک او۔ لباس و مودید و لے اہبار جائزہ قلم پاک و گردش سانسہ جوہر و نقاد
 قطر نش۔ اچو سب زینتی طیار۔ و در نش اختر شمعہ دیوان ہمار۔ شبنامش آئینہ شمس و چھاد کر۔ کیفہ ام
 بلبل صوفیان صاف عتقاد۔ پوشش قلم نش غلامت بہ نثارے بنیاد۔ لعلے اندر کلام میکہ طور سخن
 افزونہ روشنی فکر است۔ و لہائے خستہ آتش بھار شش گلزار ابرہیم از فیض فراوان۔ کج گاہیکہ گلستان
 تصنیفاتش دید۔ بسیار ہی بخشہ او سر سرستہ بینی کشید۔ بچینے کہ جانرستان تالیفاتش سید۔ اگر گاہ
 چشایش مجھے و حضرت شیدائی غنی بلبلان گلشن سخن را سپہم چندش گلشن شکوفا سے وینت گلشن و لالہ لالہ
 این چہن آب و آتش داغ خاکے شمس سہل سطوش تانہ یاد علم ہر ذرہ کہ شینے۔ و شوع چہن ز کس
 افاتش چشم لے آہو کاران کتب خانے باد۔ و قلم پیش اگر صفیہ میوز بچہ خوانان چہن سخن سہل

شاخ آشیانہ زمزمہ سنبھان بن گلشن داناو



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت صبح اکرم	صلی اللہ علیہ وسلم
۸۳۲	۸۳۶
۱۹	۲۱

بیضاوی صبح کا بیان ہے
 ہے خاتمہ شبِ دل فرزند
 آثارِ سحر ہے نمایان
 والیسل کو ختم کر چکا ہے
 عنوانِ فلک ہو دُرِ منشو
 طرافِ بیاض مطلع صاف
 محمودہ و ہر تابیا بان
 ہر دشت کے شل و شت امین
 عالم میں ہے آفتابِ تاثیر
 تفسیر کتابِ آسمان ہے
 ویبِ جبرنگارِ نسخہ روز
 سپارہ لیے ہوئے ہر دون
 آمادہ دور و افغان ہے
 لوحِ زرین سورہ نور
 و انفجس کے حاشیہ پر کشف
 ہمطالعِ کشورِ بدخشان
 ہر کوہِ برنگِ طور روشن
 آبِ حلب و ہوائِ کشمیر

گردون کے خلاف میں ہونہاں
 آنکھیں نظارے کی طابکار
 منظور ہے حسن کا تماشا
 جو مشرق سے غرب تک پریشان
 وہ سورہ یوسف تجلی
 پستی کا دماغ آسمان
 وہ ہے ریخ الغیل کی تفسیر
 مضمون طالع صبح صادق
 موقوف حدیث شب کی تصحیح
 ظلمت کا چراغ ہے ضیاء
 محتاب کی چاندنی ڈہلی ہے
 روپوش ویر چرخ اخضر
 اہل بدگمان ہے مفور
 زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
 ہونے پر رات بھر کی
 برطمان صبح صادق استوار
 ہو وقت اخیر شب خلاصا

شکوہ شریف مہربان
 نظارے کا بخت تفتہ پیدار
 ہر ویدہ ہے ویدہ زلیخا
 نور عینین پیکر کفان
 یہ طبع ہے کہ غریزی
 اوج افلاک میں مستر
 یہ ہے کشف الغیب کی تعبیر
 شہور روایت شارق
 رکھ دیکھ طاق پر صانع
 انجم کا ستارہ ڈو تیار
 مریخ کی سمت شتری ہر
 ظلمت کا سیاہ کس کے اہتر
 پروانہ نویس شمع کانو
 نظم پروین کا قافیہ تنگ
 کیا بات ہے طبع سحر کی
 ال ویدہ نوشت صا و بر صا و
 الواح نہ پر حبیب نولک کا

ہنگام سپیدہ سحر گاہ
 اک مخبر صادق البیان ہر
 کیفیت وحی میں ہے بلبل
 سبزہ ہے کنار آب جو پر
 نوبت ہو صبح قمریان کی
 محو کجسیر فاختہ ہے
 اک شاخ رکوع میں رکی ہے
 سوسن کی زبان پر مناجات
 تسبیح شکوفہ یا مصو
 پھیلی ہوئی بوئے گل چین میں
 غنچے میں ہے خاشی کا عالم
 کیاری ہر اک اعلیٰ کاف میں ہر
 پابند زکواۃ نامیہ ہے
 لایا یہ مجاہد صبا رنگ
 ساک ہر چین میں نہر موزون
 ہو صوفی صاف دل صنوبر
 ہر تخم بہ خلوت آرمیدہ

ساعات میں روز و شب کے واسطے
 پیغمبر خیر الزمان ہر
 ہر وقت نزول مصحفِ گل
 یا خضر ہے مستعد وضو پر
 تیاری ہر باغ میں اذان کی
 قد قامت سرو دلربا ہر
 اور دوسری سجدہ میں جھکی ہر
 جاری لب جو سے التھیات
 تھمریہ تاکت بخضر
 اور گل علی کا غل چین میں
 یا صوم سکوت میں ہے مریم
 اور آب روان طواف میں ہر
 کا نشانہ زری گل کو تولتا ہے
 نافرمان ہو رہا ہے چورنگ
 مجذوب ہر شاخ ہید مجنون
 تحریک نسیم حالت آور
 ہر ایک شہر خدا رسیدہ

ابدال میں برگ و نخل اوتاو
خدمت میں بہار کی صبا ہو
سجادہ بدوش لالہ یکسو +
ہو استغراق نیلو فر کو
سیفی جو زبان خار پر ہے
وحدت ہو چمن میں مغز پاپوت
غنجہ نہا تو گل ہوا ہے
کہتا ہو اشارتاً لبحالو
خسرقہ ہے نصیب یا مکن
پیرایہ نور میں سمن ہے
عطار شمیم کاستان کی
پہ و لون میں ہو یون گلاب خوش آب
کیوڑا گلزار پر فضا میں
ہر شمع خموش سن کر میں ہے
شورش میں تلند نہ قمری
ہو خواجہ شہباز بوجہ
ہر کک درم خلیہ آرز

ہے نعم العبد سر و آزاد
سبزہ سنبل کا بال کا ہے
ایک سو شب زندہ دار شبتو
پاس انفاس ہے سحر کو
نرگس کی نگاہ میں اثر ہے
صادق ہے بہار پر ہمہ اوست
واصل ہے جسے یہاں فضا ہو
موتو تو امین قبل ان تموتوا
عمامہ ملا ہے مارون کو
سلطان مشائخ چمن ہے
ہم مرتبہ فریدی بوٹی
جیسے قطبون میں قطب اقطاب
غوث الثقلین ویسا میں
ہر طائر شوخ ذکر میں ہے
اور چشتی سبز پوش طوطی
طاووس جیسے تر اند
ہے نہ نام خیر و یم

اعجاز نسیم جسم دم ہے
عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
تتزیہ ہے ست نغمہ ہو
باشان و شکوہ جلوہ فرما
سامان ظہور کی ہر تمیز
فیض روح القدس عیان ہو
آئینہ ہو چار سو سے عالم
ہر قطرہ ہو جوش بحر و بر
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
لوہنے جناب کو عطا کی
فرمان بقا کے مستند ہوں
کثرت وحدت میں جو کے فانی
عہد حداثہ کا قدم ہو
سیرابی تازہ روپ دکھلا
افسوس اپنی صورت لائیں
عزرائیل اب کرین نہ دُورا
اللہ اللہ کیا سماں ہے

انفاس سچ کی قسم ہے
جو صبح آفت کو چلی تھی
ہنگامہ لا الہ حصہ
شاہنشہ تخت گاہِ الا
قدرت پہ یہ ہو رہی ہو تاکید
افشاے رموز کن فکان ہو
لبریز تجلیات پریم
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
مصدق ہو جل شانہ کی
آب حیوان کی میر جبری
احکام فنا کے مسترد ہوں
حاصل کرے عمر جاودانی
امکان پہ و جوہر کا کرم ہو
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
پھر رنگ رسیدہ کو جاتین
ناکارو کے رہین عدم کا
بہر شکر کو حیات جاودان ہو

سرسبز ہی ہو باغ میں جنان کی
 لوح و قلم ادیب تقدیر
 ایام کا بخت پھر جوان ہے
 ہستی و عدم میں ایک کراہ
 کیفیتِ خسری سے سرور
 رضوان نے کہیں سبیل کھی
 تیار کیے حکم باری
 آئی لیے ساعند و صراحی
 گلہ سستے بہشت نے بنائے
 بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے سچولے
 خاکا ہے زمین میں آسمان کا
 گویا اوتر آئی ہے زمین پر
 نازل ہوئے عرش سے فرشتے
 حاضر ہوئی روح پاک آدم
 ہمزنگ ارم زمانہ بشکفت
 انوار میں نوح کے نمایان
 رحمت کے لباس میں چپ و رہ

آمد ہے ہمارے خزان کی
 محو خط فسخ عالم پیر
 پھر عہدِ شباب آسمان ہو
 لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہو
 رنگین طبعانِ محفل نور
 ہر کوزے میں ساسبیل کھی
 میسکائیں اک طہر نہاری
 کوثر سے کھچی ہوئی صبو حی
 جبریل درود پڑھتے آئے
 غلمان لیے ہار خور گجڑے
 نقشا ہے مکان میں لامکان کا
 مینا بازارِ چرخِ انضر
 سب حئی علی الافلاح کہتے
 دوران نے کہا کہ خیر مقدم
 طوبی لکے یا آبا ابشر گفت
 یا ابر کرم کا جھوٹا طوفان
 شپٹ دادیں و خضر والیال

خاتم پر لکھے ہوئے سلیمان
 بسم اللہ صا و صبر ائو ب
 یوسف مع عزت و مناصب
 داؤد لیے زبور پہونچے
 کہنے میں خلیل کا ہر جلوہ
 اسحق مع فریح آئے
 تھے حسن فروش و جلوہ شاق
 انواع محاسن و کمالات
 جو کچھ اپنا ہوا ازل سے
 ہر نکتہ جان فرستے ناسوت
 توحید کی شان رہست بازی
 استغنا ہم کا بت سلیم
 دانش و انارے شرمگنوں
 وہ نظم فصیح جسکا سبحان
 وہ دولت و جاہ روز افزون
 حاتم کا وصف جو و کامل

نقش تخیل جن و انسان
 اکبر کتاب شکر یقوت
 یونس مع ماہی و مراتب
 موسیٰ مع شمع طور پہونچے
 جنت کرنے لگے خدا کا سجدہ
 لقمان مع مسیح آئے
 ارواح کے ساتھ ساتھ خلاق
 اقسام صفات و عمدہ حالات
 ہونے والا ہے جو کچھ آگے
 راز ملکوت و سر لاہوت
 تجرید کی وضع بے نیازی
 اقبال کے ساتھ تخت و تہم
 سرمایہ نارسش فلاطون
 طفل ناخواند و دبستان
 جسکے بندون میں تھا فریون
 عدل نوشیر و ان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود
 ہر گزیر تسلیم ولایت
 صدیق کا صدق و استواری
 آوازہ عشق کی صاحبی کا
 ریحان بہشت روح پرو
 رنگینی لالہ زار ایمان
 آثار مجاہدین ابرار
 مقبولی بایزید و ادہم
 عرفان ابوسعید و کرنی
 ستاحی عاشقان مشرور
 عشق آفت عاشقان جانناز
 مجنون و ہجوم حسرت بل
 القصد یہ دیکھ کر تماشا
 کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان
 خورشید فلک کے سائبان
 غلو تک حسن سے زمانہ
 دو بے چہرے رنگ بین عین کے

عالم آئینہ وجود و عبود
 ہر پستہ مطلع ہدایت
 عثمان کا علم و ہر و باری
 اور و بد بہ مرتضیٰ عشق کا
 خلق حسن شگفتہ منظر
 جاننازی سید شہیدان
 انوار مجاہدین و نصار
 محبوبی خاص غوث اعظم
 روشندی جنید و شبلی
 رسوائی دار و گیر منصوب
 حسن آئینہ تجلی ناز
 یسلی مع ساربان و تحمل
 حیرت ہوئی آکے جلوہ فرما
 کھلتا نہیں کچھ یہ ستر نہان
 یوسف ہر غبار کا روان میں
 اور جلوہ صبح شاہانہ
 نگہ بے چہرے روپین و لمس کے

خورشیدِ ظہور کا شرف ہو
 منظر کا خطاب میرزا ہے
 شبِ ہم کو دمِ فلک مآبی
 ہر قطر کے مین آب و تاب گوہر
 آفاق مین ہے تجلی نور
 کرتا ہے فلک سجودِ ہمیشہ
 اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی
 مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار
 پانی طوبے کی جڑ مین پونچا
 ہو خاک کی طبع مین وانی
 چلتے ہیں یہ کس ہوا کے جھونکے
 باندھا وہ قضائے لعن کا لام
 بت مہر سکوت بردان ہو
 سکی شوکت کا زلزلہ ہے
 جو کہو خطاب ایزد پاک
 کم نور وجود مین عدم ہے
 ہو فرشِ پسرش کی تجلی

معراجِ نظر کو ہر طرف ہو
 منظر کا لقب ابوالعلا ہے
 مٹی مین کمال بو ترا بی
 ہر موج شعاع مہر انور
 یا شان نزول جسلوہ طوہ
 مائل بزین ہے عرشِ عظیم
 سب گنگنی لامکان کی قلعی
 آتش کے گل ہے جو کیا بار
 جو خشک ہوا ہے جس درساوا
 جو دشتِ سواہ مین ہو پانی
 ہوش اڑتے ہیں غصے کا ہنوسکے
 ابلیس کی فوج مین ہو کہرام
 بتخانوں مین شورِ الامان ہو
 قصرِ سری جو ہل رہا ہے
 کو لاک لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاکَ
 آنسو ششِ حدو ش مین قدم ہو
 کہتی ہوئی لا الہ غیری

ہے قبیلہ ہر ایک سمت پر نور
 ہر نقص کمال کا سزاوار
 کیا رنگ قبول جملہ گریہ ہو
 ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
 اور نگ نشین باغ ہو گل
 ذی حکم خزانہ اشرفی ہو
 عباسی کو دیکھی فستوت
 ہر وہ ہے عابد سحر خیز
 القاب نسیم دامن دشت
 خالق کا کرم ہے فیض گستر
 روئے حسنات سوئے خیار
 ہے فکر میں عابد و کی طاقت
 جیسی بدن سر ہوئی ہو
 این نسخہ چہ انتخاب دارد
 ناگاہ بجلوہ عبارت
 یہ صبح سعادت جہان ہو
 منتقل خزینه ہائے اسرار

ہر بیت ہو مثل بیت مسطور
 ہر جزو میں عقل گل کے آثار
 ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے
 سورج تکھی آفتاب انور
 اور مہفت ہزار یون میں بلبل
 صد برگ کا اکسم پانصدی ہو
 داودی کو شبہ نبوت
 ہر ذرہ خاک شمس تبریز
 مخدوم جہانیاں جہان گشت
 بخشش کا صلے عام گھر گھر
 چشم رحمت سو گنہگار
 محسن کی تلاش میں شفاعت
 ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہو
 این صبح چہ آفتاب دارد
 پیدا ہوئی غیب سے بشارت
 نور و بہار جاودان ہے
 مصباح تجلیات انوار

<p>ہر بدر کمال اوج تشبیہ نازل ہے زمین پہ کبریائی ایسوقت دیار میں عرب کے برج شرف قریشیان میں کعبے کی زمین نامور سے اسلام کا آفتاب چمکا پیدا ہوئے سرورِ دو عالم محبوبِ خدا نبی مرسل</p>	<p>لہریں جمال مہر تنزیہ بندے کو لباس میں خدائی مطلع سے تجلیات رب کے اور ہاشمیوں کے خاندان میں اور عبدالمطلب کے گھر سے بے پردہ وبے نقاب چمکا پیدا ہوئے فخرِ نوح و آدم صبحِ دو دین و وزیرِ اول</p>
---	--

شاہنشاہِ انبیا محمد
تاجِ سیرِ اصفیاء محمد

<p>پیدا ہوئے حضرت پیسبر واللیل اشائے زمویش</p>	<p>صبحِ قدرت کے سدا کبر والشمس عبارتے زرویش</p>
--	---

خورشیدِ سپہروین محمد
نورِ عینِ الیقین محمد

<p>پیدا ہوئے قبلۂ طریقت مقصودِ ازلِ جہل و اعلیٰ</p>	<p>پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت منظورِ حضورِ حق تعالیٰ</p>
---	--

سلطانِ فلکِ ششم محمد

مہر عرب و محمد محمد	
پیدا ہوئے بادشاہ فوجیاد	آرایش تخت بی سعادت
عین عرفان و مردم عین	ابر مے جبین قاب قوسین
جان و دل مرسلین محمد	
روح روح الامین محمد	
پیدا ہوئے خاتم النبیین	قصد فرمان عند تکمیل
یا ایسم احمد بلا یسم	شایستہ صد صلوات و تسلیم
کنجینہ اصطفیٰ محمد	
آئینہ حق بنتا محمد	
محور ضوان حق روش	آل و اصحاب و پیروانش
کیفیت وجدین ہر اب ذوق	کوشا ہے خطیب خامہ شوق
ہے ذکر و لا دست مہم	
آغلہ آغلے آہستہ و آگاہ	
قطعات تاریخی	
قطعه تاریخ از تاج طبع مولوی محمد حسن حسن اللہ الیہ صدر الصدور	
لکھنیم پور ضلع کھیری براؤن خرو	
از ہرات نظر کسانیکہ منکر اند	احسن کلام حضرت محمد بنیہ باندا
صدر بار خواندہ اندیزہ آفرین	

روز یکد آب درنگ سخن از خیزند	استاد و هم برادر و هم قبله است	در بارگاه مکتبش برگزیده اند
المنقذ کس در زندان او	بر شمع نقشش ثمر نارسیده اند	این نسخه را بدیده انصاف نگزند
آنانکه صاف و در و مضامین اند	صیغه شد نگار که رنگین طبعین	از باره طبع و جود کس شیده اند
جو خوش بهار حسن معانیست و نظر	میتاب اضطراب دل آرمیده اند	از خوشی رنگان بهار گل سخن
و راه شوق آرد مضنون و دیده اند	ز آب صفای بندش ترکیب و لکشا	بر صفوح نگاه خود آینه صیده اند
از بهوش طالبان بهار آشنایند	دیوانگان صبح گریبان ویرانه اند	تا پنج سال از لسان بر خوش
	صبح بهار آید مضنون شنیده اند	

قطعه تارخ از ساج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب قصبه
کراول ضلع مینپوری نائب اسپیکر مدارس ضلع مذکور

این مثنوی لطیف و رنگین	بنوشت چو حسن سخندان	در وصف بهار آفرینش
ورفت رسول پاک یزدان	دی شب نقی از بے تارخ	بودم سیر فکر در گریبان
ناگاه بگفت با حق غیب	گو که نه نمود نظم شان	

قطعه تارخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس منصرم مطبع مفید عام اگره		
مثنوی حضرت محسن نے لکھی	حال پیدایش سرور یہ ہے	شب مہ صبح تبلی ہے ہی
مہربان مہ انور یہ ہے	چشم انصاف سر دیکھا جو ہے	خوب تصنیف مخنور یہ ہے
قابل صل علی ہر ہریت	نظم شان سے بہتر یہ ہے	وہ معنی ہیں پڑوے اسپین
لڑی موتی کی سکہ یہ ہے	چشمہ فیض یہ ساری کوکتا ہے	کہیں نہ مزم کہیں کوثر یہ ہے

ہر نجات اس سے گنگا کی	دست شانِ محشر یہ ہے	مفقہ گو ہے یہ ظاہر چلے
کیجیے غور تو دقیر یہ ہے	منصر صبح تجلی کو ذرا	دیکھ کیا نسخہ اطر یہ ہے
کیون نہ آتے اس کی تاریخ	ذکر میلادِ پیبر یہ ہے	

تقریظِ مشنوی صبحِ تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی

مہتمم مطبع مفید عام اگرہ

منشی صیفہ کائنات کے لیے اگر شعاعِ مہر قلم بنکر سوا دسب فقرات حمد و ثناء کے تو کیا
ایک نقطہ و فرستائش سے ادا نہ ہو سکے تجلی صبح او کی بیاضِ درت کا ایک
سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقدِ پروین او کی کتابِ آفرینش سے ہموگون
کے لیے پہلا سبق ہے۔ تو کان البحر مداد الکلمت ربی لتنفذ البحر قبل أن
تنفذ کلمت ربی ولو جئنا مثلاً مداد البحر لوفیت سید المرسلین فاقم البیین اے محمدؐ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاضِ گردن پر نور سے صبحِ تجلی نے رنگ
ظہور پایا۔ اور شربِ نباتِ انعش نے چار عنصر سے بڑھ کر مرتبہ پایا ہے لکھا اگان
بشر نہیں کو لا ک لما خلقت الا فلا ک ہ او کی مدح میں آیا ہے
اور اناک لعل الخلق عظیمہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
اما بعد صوفی گنم مہتمم مطبع مفید عام ار باب فضل و کمال کی خدمت میں

عرض کرتا ہے کہ پیشگوئی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ منور
 اور ہر ایک نظم نظم رکشان سے بڑھ کر ہے نقطے اگر ثوابت و سیارہ بین
 نوجملہ اوراق ماہ پارہ سواد خط سے اگر شام عشرت نور وار ہے تو خدا میں روشن
 سے صبح تجلی آشکار تصنیف شاعر خوش مسلم نشی عطار و بہتسم مہر سپہر
 سنویری ماہ فلک نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جنا
 مولانا مولوی محمد حسن صاحب محسن خاص کا کوری وکیل عدالت
 دیوانی بیچوری مدظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہو کر مطبوع حقائق چوٹی
 ہے کہ اس صبح تجلی کی متبہولیت اظہر من الشمس و رابض من اللامس ہے
 گردش و شمس و قمر جتناک صبح کو تجلی سے ہم آغوش اور شام کو
 کائنات میں ہم درویش رکھے اس پیشگوئی کا ہر ایک ورق ورق آفتاب
 کی طرح پرنور ہے اور شہاب ثاقب کی صورت چشم خدا سے مستور آئینہ میں

این نامہ کہ خامہ کردہ بنیاد

تو صبح تبہول روزیش باد

تاریخ ثبت و رسوم جمادی الثانی سن ۱۲۸۵ ہجری مطابق ۲۰-۲۱ اگست ۱۹۰۶ء

پیرایہ اختتام دربر کشید

خاتمہ پیشگوئی صبح تجلی تراویدہ مسلم مجرستم مفتی

محمد اکرام الله صاحب فہون صنف دیباچہ ثنوی ہذا

لمولعنه

کرمشہ روز و نور من شمع شب و یجور من
ب آری از کجا و لن ترانی از کجا
منت عیسی اکث مدو سی بجای طو من
مید کند صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد این چه بیا یون مجموعہ ایست عرفان زائے صد شبلی و جیند را بوجد
و حالت آورے یا گلہ ستہ مانی ست معرفت نیز یز را بلبل شیر از را بجومش اندر آرے۔
نے نے عنبرین طبلہ عطار معنویت و وحدت بچے مولائے روم و شیخ فرید ہیکہ
از خویش برے بل شمس تہر یز را پیر اہمن پوست از تن بدر فٹائے۔ از طفو ظلات
محی الدین سخن خداوند معانی را یگانہ و خوشور۔ مولوی محمد حسن محسن کی منصف کاکاش
ہر دم ناکہ انا حق بر زبان ست پنہ ما و منی از گوش خود و نمایان فرود آندالستہ
کہ رضوان را فکرتار طرہ حور در دل و سوزن مرثہ غلمان در دست و مشتری را
سودا خیر می شکوہ چو از از چہیت مگر و بیند شیرازہ بندی بہان ست اجزا
حواس خویش از ہم ریز غافل ازینکہ و ہر قدرت نقش این ستودہ کار بنام و گ
بتہ ست کہ عرش شیانست والا یا یگانہ۔ دارا و سکندر در بان کیوان خواہ گاہ خداوند کار من اگر
این نو آئین در و نخست از طبع و طیفہ کرو من بود ایندین طیفہ کرو بیان باد
۱۲۹۱

تہام شد



ہر نام حسد اسود و زخم
 دریائے روان سپید و نظم آج
 جانا سپید کلیم آسمان تک
 خلوت گہر ول ارم سرشته
 ہر گوہر مستلزم تکلم
 ہر حسد سید بان سون
 ہر لعل و شکر طبع والا
 ہر گل مین ہر رنگ گلستان کا
 ہر لفظ عروس و روضہ گوش

و اللیل از اسبجہ کی تفسیر
 یہ بحر خفیف بحر موج
 معراج سخن ہے لامکان تک
 پرواز طبیعت اک فشرشتہ
 سیارہ آسمان ہنتم
 گنجینہ راز ہشت گلشن
 شمع سہ طاق عرش اعلیٰ
 ہر قطرے مین موج زن ہر دریا
 ہر معجزہ حاد ہر کہ مہر

مضمون نئے روپ کی دولہن ہر
خطہ نہیں بحر میں سخن کے
بندش کی ادا ہو دستہ گل
نیرنگ دماغ رنگ تفسیر
تحریر کے وضع بین تامل
مضمون کو از ویاد کا شوق
منظور ادا سے خوش بیانی
سہ سہی طبع نکتہ پرو
کاغذ میں سطور کا تسلسل
شہدیتِ مسلم کی شان اعلیٰ
تحریک انا مل سخت گو
از رفعت طبع من چہ پرسی
اک رات کی روشنی ہو دلین
شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز
آیام کے گیسو مسلسل
ساعت ہو کمال بدر شب کی
اندھیا رے کے دیکھ لینا دجھلے

تحریر کی افادگی کو خواب تفسیر ہی ہے۔

اک راستی لاکھ بانگین ہے
کٹکا نہیں قفل میں زہن کے
طرزِ نمکین ہے شورِ بلبلس
بیداری قلب خوابِ تحسیر
تقریر کے دور میں تسلسل
مصرع کو ہر ستر ادا کا شوق
تشریح کتاب آسمانی
کشاف رموز خلد و کوثر
ہو کیمت میں چاندنی کے سنبھل
جنگل میں براق کے غزالا
جبریل امین کا زور پانڈو
چہرہ کی عرش پہ ہو کر تھی
چٹکی ہوئی چاندنی ہو دلین
عالم کا حلاۃ شب وروز
آنکھوں نہیں نہ آسمان کے کابل
شب ہو شرفِ مدِ غرب کی
آئین سہ طور جانے والے

آغاز روایت

<p>داخل ہوئی کعبے میں وضو سے شبہم کی رود بقصد حرام جھک جھک کر نیچوڑتی ہوئی بال سر سے پاک عرق عرق ہے پروین کو بنا سے منہ کا سہرا انداز خرام صوفیانا انفاس ہوا رفیق و محرم پلٹے ہوئے بالون میں دولہا کلیان یوسف کے پیرہن کی دق سے طلوع کے مدار ہین رمی جمار کے اشارے نور و حمل و سپہ تاجد می مشغول دو گانے کے ادھین پروے میں چھپاے ناؤں کو در پردہ طواف میں حرم کے</p>	<p>بھکی ہوئی رات آبرو سے اوڑے ہوئے لیلی گل اندام گویا کہ نہا کے آنی فہ الحال کیا سعی صفا سے رنگ نفی ہو نامحرموں سے چھپاے چہرا آٹھ کھلتا ہوا نہ جانا سناٹے کا دم انیس ہدم خوشبو وہ کہ مار یا مہن کے یا تازہ بسی ہوئی ختن کی ناخن کی جگہ ہلال کی مذ گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے قربان رہ ضرورت ہڈی قطبین کے سایہ ضیاء میں خلوت کے جہاں انجمن کو صورت میں غلام محترم کے</p>
--	---

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تنہا دیکھ کر اس ادا کو مفتون
 چشم و کبیرہ سے
 کہتے ہیں کہ کیا یہ شکل کھلا ہو
 آنکھوں میں ہوا سمٹ کے کیجا
 میدانِ نظر میں خلوت آرا
 واماں نگاہ بن کے چسلی
 گل دار ہوئے ہیں سبز فانوں
 واللیل کی زینت حواشی
 انجسم کا یہ آسمان میں نقشہ
 جگنون کا ہوا میں یہ شارا
 تاریکی میں نور یا الہی
 ہر شے میں ہر وضع خوش ادائی
 ہر باغ شاعر سے شبو
 ظلمت میں ہے نور کی تجلی
 ہر در سے ظہور نور مطلق
 چہرہ وضو کی فکر میں کم
 ہر سو کو بندگی پہ ہو میل

دشتِ عرفات مثلِ مجنون
 آئینہ حیرت تماشا
 اس بات کا رنگ روپ کیا ہو
 بیدارہ لون کا کیا سودا
 کس چشم سیاہ کا ہے پڑا
 کس دیدہ منتظر کی پستلی
 پنجرے میں ہر طوطیوں کو طاؤس
 تفسیر کبیرہ کو کشان کی
 سوسن کی زمین میں نبشہ
 ظلمت کا چمک رہا ہے تارا
 آنکھوں میں ساگئی سیاہی
 ہر رنگ میں شانِ دلربائی
 ہر دشت شکار چشم آہو
 بکھری ہوئی طور کی ہر چوٹی
 ہر دار میں شورشن انا الحق
 ہر ذرہ کیے ہوئے تیسرے
 ہر کٹے کی لہ ہے قائم اللیل

ہر بزم طرب میں انقیاد جمع
 کہتا ہے مجھکا ہوا اندھیرا
 سجادہ چرخ نیلگون پر
 تار کی ہے یہاں سے منزلوں کو
 ابو رحمت گھرے ہوئے ہیں
 نفرت ہو ستم کو آسمان سے
 چلے میں ہے پیر قوس روپوش
 گردون کو اسد کیسے ہوئے زیر
 رفعت کا ہوا ہے سیکہ جاری
 نوشاہ بنا ہوا ہے جو زرا
 مریخ شہر بلند اختر
 کیوان کو دم سکندری ہو
 ہر پستی ہو اونچ سے ملاقی
 اعلیٰ کی طرف ہے میل انوار
 شبنم کی ہے پر گائے گلشن
 ذرو کی طرح نہ دشت ڈر جا میں
 شمشاد نہیں کسیکو بسین

تقدے میں لگن قیام میں شمع
 ہو جائے مقبول سجدہ میرا
 تسبیح ہزار دانہ اختہ
 پیدا ہے سواد کشور نور
 کچھ رات کے دن چھپے ہوئے ہیں
 ہے تیر کچھا ہوا کمان سے
 عقرب کے ہو نیش میں بھرانوش
 چھوٹا ہوا ٹیل گاہ پر شیر
 میزبان کے ہیں ونون پلے بھاری
 ہو زیب کمر نری کا ٹسکا
 گردون کا لڑا ہوا مقدر
 چکی نہرہ کی شتری ہو
 ہر شان نزول کو ترقی
 پروانہ چراغ سے خبردار
 بلبس سے کہو کہ پکڑے دامن
 دیوانوں سے کہیو ہویش میں آئین
 قمری نہ پڑی رہے قفس میں

ملہ توں کو اہل باغ و بہار کی چوہ پیر سے اُتھیر دی ہے اور پیر کی مناسبت سے ہم حال اُتھیر گئی ہے۔

ساحل ہوتا ہوا خشک ڈرے
کنعان کے اوڑا رہا ہے جو ہر
یونس سحر حوت تک پہنچ کر
مرغابی برق ابر مسکن
اوڑ جاے نہ سطح ارض الہی
پابال زمین نہ آسمان ہو
ظاہر ہوے کیلے یہ سامان
کیون خاک کی اتنی ارجمندی
کیون شب کا یہ حسن روز افزون
محمول کا کس طرف ہو موضوع
یکسکی خبر کا بہتہ آہ
ہین کس سے مضاف یہ تھا
ناگاہ خطا پک وحی تنزل

فکا جانا ہے بحر بر سے
دلو آج بنا کے ڈول جنت
سکانہ بٹھائیں ہر درم پر
چاک جاے نہ سنبلی کا خرمن
سرطان پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پٹری نہ شرک کی کھکشان ہو
کیون اتنے عروج پر ہو دوران
کیون پستی کی اس قدر بلندی
کیون ہو یہ طبع اتنی موزون
مسند کو کیا ہے کس در فروغ
موصول کہاں کہاں صلا ہو
راجے ہے کدھر ضمیر غائب
عالی لقیب حضور جبریل

۱۵۔ نالہ شدہ دہائی جبریل کی صحت ۱۵۔ جبریل اور جبرائیل کا ایک ہی نام ہے اور جبریل کا اصل نام جبرائیل ہے

مدح جبریلؑ

سخان کرم کے دُر منشور
مانند وہ ازین پہ نازل
منشور ادا مرو خواہی

قرآن شرف کے سورۃ نور
مانند وہ عا سپر منزل
عنوان صحیفہ اکتھی

گلشن سے بہار جسم سے جان
صحرا سے شہو و مین رمِ غیب
محو و شش فدا غِ بالی
آدم سے ملک تک ایک مین
شوخی مین سلوکِ شوق کا حال
نیرنگ طلسمِ حیرت آئین
اقبال کا یا کہ بال دیگر
یا دیدہ منتظر مین نقشا

لے نقشا آقا جلال مین ایک بال ہے

آنکھوں سے نیند دل سے اریان
چلتے ہوئے راہِ عالمِ غیب
مشاقِ خسرام لا ابالی
ایرکانِ ہر قدم تک ایک قدم مین
رفقا مین جذبِ عشق کی چال
یا گنجِ روانِ دولتِ دین
یا روحِ امین کا تیسرا پر
اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورودِ جبریل و براق بر آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونوں محرمِ قرب
یون آئے ہو جیسا جسے عاقل
یا جیسے کہ عاشقانِ مضطر
حاضر ہوئے اوسکے آستانِ پر

پروانہ و شمعِ عالمِ تہ
پروانہ چراغ کے مفتابل
اپنا خطِ شوق آپ لیکر
جسکا کہ مکان ہو لا مکان پر

نعت

محبوبِ اسے انس و جان کا
امکان کے گھر کا ابر نیسان
صانع کے مستلم کا رنگِ ایجاو

مقصودِ رموزِ کن فکان کا
دریائے قدم کا شاخِ مرجان
بندون کے چمن کا سدا آزاد

<p>عرفان کے نگین کا اسمِ عظم انجامِ ابد کی انتہا کا تشریح کی سلطنت کا اقبال دامن میں قریشیوں کے گوہر قائم بہ تمام قسم فائز خورشید مشارق و مغارب شمعِ تہ دامن تجلی شاہنشاہِ انبیا محمد</p>	<p>ایمان کی سند کا نقشِ خاتم آغازِ ازل کی ابتدا کا تشبیہ آئینے میں مثال ہاشم کی کلاہ میں گل تر منظور اشارہ فکیر نورِ مسترین والکواکب رونقِ وہ ایمین تجلی لاہوت مقام و عرشِ مسند</p>
---	---

درو

<p>تسلیمِ خدا و جستِ مش تھا داخلِ بیتِ آمِ بانی نازبانِ تھا مکانِ اوس مکین پر اوس حجرے کا تھا چراغِ روشن تھا خواب کا بختِ خفقتہ بیدار گلگون و لطیف و صاف بستر خاطر کا گدازِ شمعِ بالین آرایشِ پردہ ہائے مغل</p>	<p>تادور زمانہ بہرِ نازش اوس وقت وہ دفترِ معانی رکھا ہی تھا قدمِ زمین پر تھی خاک و ہانکی گل بدامن راحت تھی نیا نیا بند سکار رحمت کی رواے مہر گستر رنگینے فیضِ عامِ قالین ہم غافلون کا خیال ہر پل</p>
---	--

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا
 کیا بال ہما کے بالش پر
 خضر رہ حق مقیم منزل
 دریائے روان پر نگ گوہر
 آداب سے آپ کو اوٹھایا
 بیدار ہوئی جو چشم حق بین
 دیکھا کہ عجیب ماجرا ہے
 انشاے رموز غیب مخبر
 سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا
 طالع میں نہیں یہ شب کیسے
 ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر
 انوار کا ہے ورد و پیسم
 نازل سوئے عالم مجازی
 جبریل ہیں اور براق بھی ہر
 تحریک نسیم و صبح صادق
 کوسوں سے رسول روح پرورد
 آنا ہے طلب کا استعارہ

ہوئی جو وہ فرش بزم والا
 تکیہ سہ پاک کا خدا پر
 سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل
 غنچے کے لباس میں گل تر
 یا اپنے نصیب کو جگایا
 آہو ہوئی شکل خواب شیرین
 گھر برج مستر بنا ہوا ہر
 ہونیکا نہیں یہ ون کبھی پھر
 لیتا رہے کر و تین زمانا
 اختہ سوار سوکے جاگے
 مٹی ہو ہزار بار اکیس
 تار و کی برس رہی ہوش بنم
 امواج محیط بے نیازی
 قاصد بھی ہوا اشتیاق بھی ہر
 کشتی سبک و ہوا موافق
 آیا ہے ہوا سے شوق لیکر
 بردن کا ہر آمدن اشارہ

یسز اوٹھیے کہ بحر پر جوش
 اوٹھیے کہ چمن ہر ابھر اپنے
 اوٹھیے کہ ہر بات فیض منقوح
 اوٹھیے کہ نگاہ چشم تنزیہ
 اے محل شوق منزل فوق
 اے محبت طالب آن مطلوب
 تھی دل سے تجھ کو طلب خدا کی
 اب او سکی طلب کا ہو تقاضا
 دیکھ اوٹھ کے بہار منزل صدر
 کر سیر مقام قدس کی آج
 عرش آپ کا قنطر ہو چلیے
 پا کر یہ اشارہ کرامت
 سننے سے جسک چپ لاکھ کر
 فحش سے ہوا یہ قلب بیتاب
 پہونچا دل بقیہ اسرود

گوہر کے لیے ہے کوئی انور
 طوطی بلبل کا بولتا ہے
 ہو طالب جسم عالم سرور
 ہو قنطر جمال تشبیہ
 اے شاہد ذوق محل شوق
 اے جان حبیب و شان محبوب
 ہر لحظہ تھی یاد کس ریا کی
 ہو یادین تیری حق تعالیٰ
 اے امشب و ہر شب شب قدر
 اے امشب و ہر شب تو معراج
 خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے
 کی شوق نے شورش قیامت
 شادی سے ہزار ہاتھ اوچل کر
 آئینہ دکھار ہاتھ سیما ب
 سو بار زمین سے آسمان پر

اے محبت طالب آن مطلوب
 تھی دل سے تجھ کو طلب خدا کی
 اب او سکی طلب کا ہو تقاضا
 دیکھ اوٹھ کے بہار منزل صدر
 کر سیر مقام قدس کی آج
 عرش آپ کا قنطر ہو چلیے
 پا کر یہ اشارہ کرامت
 سننے سے جسک چپ لاکھ کر
 فحش سے ہوا یہ قلب بیتاب
 پہونچا دل بقیہ اسرود

تشریف آوری بیت اللہ

لب تشہد شربت شکر خند

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزو مند

آیا پئے آبرو کے لعبہ
 محبوب خدایے مجرب کا
 اوس گھر میں یہ تھا خوشی کا عالم
 کہ ہر نگر سے طواف اپنا
 پاؤں پہ بتان سر کشیدہ
 اہلاً سہلا کہا سہم نے
 محراب بھکی سرا دے
 آیا جو کرم پہ عشق میاں
 بٹھکا دیے اور شعلے دل کے
 کی مشق جفا سہر و فاسے
 لہریز طہر کیا الم سے
 گوہر کو بننا و یا سمندر
 بھر دی دل پاک میں تجلی
 خالی او سے کر کے ماسوا سے
 حق سے رگ و پڑ کو کر کے معمور
 بندے سے کہ نظر بچا کر
 وحدت کو کچھا دوئی کا نیزنگ

مانند خلیل سوئے لعبہ
 مہمان ہوا خدا کے گھر کا
 ڈرتھا کہ اوہل بنجائے زمزم
 ہو قبیلہ نما کو بین نہ قبلا
 گر پش کے نہون خدا رسیدہ
 لہیک حسیم محترم نے
 منبر نے قدم لیے نبی کے
 سینہ کیا شق جگر کیا چاک
 آب زمزم کے لایکے چھینٹے
 زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
 نشیج کو ملا دیا الم سے
 آئینے کو کر دیا سکندر
 یا کعبہ دلمین کی سپیدی
 لہریز کیا فقط خدا سے
 جسم بشری کو کر دیا نور
 کیا خیر تو خدا کے
 بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ

<p> بہن پہ مسل ہوئی قلب کی تپش بھی اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ باعزت و شان و جاہ و تمکین حضرت کی رکاب میں قدم تھے اندوہ را ہوار چالاک یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی لی باگ تو شہب سبک گام </p>	<p> کوشش کرنے لگی کشش بھی کعبے نے کہا خدا کو سونپا آیا بالائے خاندان زین یا طاق میں رکھے گل کے دستے اور پشت پہ شہسوار لولاک افلاک کے ہفت پشت تو بھی تھا صبح بہار کشور شام </p>
---	--

مسجد اقصیٰ

<p> پیش نظر جناب عالی وہ سرور انبیاء پیشین سجد کے قریب آ کے اوترا اک ہاتھ نعیم دان خبر وہ ہر شے تھی وہاں کی حیرت افزا گوشے گوشے میں روح واصل ظلمت کے غبار سے نمایان شان لب بام سے ہویدا دیوار میں خامشی کا عالم </p>	<p> بیت المقدس کا باب عالی وہ باعثِ فتحِ شرع و آئین آداب سے سحر جاکے اوترا اس کے سبب نہ بعبودہ اند کے گھر میں تھی کمی کیا پہلو پہلو میں قلب شاغل گردہ شکر سلیمان جان بخشہ حضرت مسیحا آثار قبول صوم مریم </p>
--	--

ماورد کے نغمہ رائے دل بسند
 سلطان عرب کے مژدہ گویان
 مرفوع پیمبروں کے رایات
 ہر تختہ میں تھے ہزار تھالے
 وود مرجع کا ناست باہم
 قبلے نے درود کی نداوی
 مینار اوٹھے برائے تعظیم
 منبر نے پڑھا ادب سے گویا
 آنکھوں کو بچھائے تھا مصلّا
 ازراہ کمال مہربانی
 رکھ کر محو شیر کو مقابل
 اک رنگ میں لالہ ایک نسرين
 گلگون نے ناب مہر پیکر
 اس شیر طراوت نفس کی
 وہ شیر لطیف ماہ تابان
 جان بخش و در عالم عشق
 کی رحمت قلب نے جو تاثیر

کھائے دم عیسوی کی سوگند
 انجیل و زبور اوٹھائے قرآن
 یا سورہ انبیاء کی آیات
 اک شجرہ طور کی تسلیم کے
 وہ قبیلہ یہ کعبہ دو عالم
 کعبے نے نماز شکر ادا کی
 محراب جھکی بقصد تسلیم
 شاہنشاہ انبیاء کا خطبا
 سایہ کیے گنبد مصلّا
 اوس کھر سے ہوتی یہ میہانی
 اوس صاحبِ وق کا لیا دل
 اک فوق میں تلخ ایک شیرین
 کوسار طرب کے نعلِ احمر
 یارِ وح کچھی ہوئی ہو س کی
 شیرینی و در کا ہنس جان
 بالائی اک آمد غمِ عشق
 مقبول بشیر ہو گیا سنہ

لہذا ان پانچوں کا ذکر ہے کہ ان میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا گیا

عکس لب جان فزا لبین مین چرخ کا سیر مگر پہ تیغ لٹنے کا پیکر وہ شیر صبح پیکر تنہائی کا قافلہ روان تھا گلگون بہار تھا وہ شب بدین پہونچی جو ہو اسے دامن پاک	ہم رنگ عقیق تھا مین مین انگور کے زخم پر نمک تھا خورشید روان ہوا فلک پر تجدید کا ساتھ کاروان تھا مانند دم نسیم گلریز کھلنے لگے غنچہ ٹائے افلاک
--	--

سیر فلک اول

پہلی نے سمند باد پاکی وہ خطبہ منہ جہان افست جس کا کہ ارم ہو تخت طاؤس خلقت ہوئی جس کے جان و دل سر ہم ترسہ صفی با صفا کا وہ روز ازل کا سعد اکبر وہ سطر انیس صفحہ راز وہ آخر انبیاء سے مرسل تیزیہ کا لطیف پائے والا ہو شمس کیسے طائر مین کا دفتر	جا کر چشم سدر مین جاکی آئینہ جو ہر شرافت افلاک و نجوم شمع فانوس جس طرح بشر کی آب و گل سے مصدق خطاب مصطفیٰ کا وہ اول ما خلق کا منظر وہ مطلع اولین آغاز جس کا ثانی نہیں وہ اول شان وحدت دکھانے والا مشہد الف ادا آسمان ہر
--	--

۱۲
سیر فلک اول سے مراد روشن افلاک اور عینہ کونکر کا افلاک کا رانی کو رستہ اور وہ مشہد اب کے زور پر نمک افلاک کا

فرخندہ پس ملا پدر سے
پہلے پہل آسمان کو دیکھا
پہونچے قسطنطنیہ سے
پامال طبیعت روان کی

۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

خیر البشر اول البشر سے
ارواح فرشتگان کو دیکھا
مہتابے منزلِ فلک پر
گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پھر وہ سببِ ظہور ایمان
جسکے شہد اکا واپسین دم
جسکا کرم آیت شفا ہے
ہے جسکی اذان صبح گاہی
وہ گوہر آبِ زندگانی
شانِ احمدِ مکرم
پیشی ہوئی جسکی چاندنی ہر
یکماتی کارنگ لائے والا
پہونچا کمالِ شادمانی
رونق ہوئی کشورِ فلک میں
کیمان و وطن چوتے نمایان
تاجِ سید انبیاء کے گوہر

ظلماتِ جہان میں آبِ حیوان
صبح انفاس ابنِ مریم
بیمار کے درد کی دوا ہے
ایسا ہے شریعتِ الہی
جسکا اول نہیں وہ ثانی
شاہنشاہِ کشورِ دوم
ونِ دونی ہر رات چو گنی ہر
نیزنگِ دونی مٹانے والا
آوازِ سہرِ ثانی
جان آگنی پیکرِ فلک میں
سیحہ کو لینے سچ دوران
آئینہ حق نما کے جوہر

یہی ہے صدائے مر جہادی	انفاسِ سیح نے جلا دی
تھا منشی چرخ کو لگا کر	خامہ کی طرح سے سر جھکائے
زندہ ہو تین صورتیں رقم کی	اور روح پھر گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرف ستارہ حسن	زیب رخ ماہ پارہ حسن
ہو جسکی حسین و پاک صورت	اک فسقہ نگارستان قدرت
جسپر ہر فدا چمن میں سنبل	گلزار میں گل قفس میں بلبل
ہر جسکے بہار رخ کی تمہید	اور اق سہ برگہ سوالید
وہ واسطہ قدیم و حادث	سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چرخ آدم و نوح	سرفرو چمن مثلث ثروح
توحید کا تخم بوسے والا	ثلثیت کا گھر ڈوبنے والا
یوں گذرا قیصرے فلک پر	جس طرح نظر میں حسن منظر

ملکہ ہر گز نہ گزرتی اس سے نقیبہ دی گویا لا

سراپا

اِس جاہو سخن کا اور مرجع	مصرع ہو ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک ہی ہو تقدیر	آنکھوں میں کبھی ہو قیصر
نقشے کی ہو وہ لطیف صورت	جس سے کہ ہوا اہل و لک و حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشا	جس سے ہو ہر آئینے کو مسکنا

سورج کی نہ دوپہر پلٹ جاو
 کر بدر کہیں اوہرا اوہرا ہو
 حقا کہ وہ جسم سر سے تاپا
 دیکھا ہو خدا نے اپنا عالم
 کھینچی بکمال حسن تدبیر
 رخ میں صفت جمال دی ہو
 ابرو پہ جبین مہ شائل
 پیشانی ہو جزو مصحف رو
 واللیل کا ترجا ہو گیسو
 آنکھوں سے لکھون صفت وہ ایز
 بیداری بخت چشم ایجاو
 خلوت گہر کبریا کو دیکھا
 بینی سے بلند اختر حسن
 اسرار وہن ہین وحی منزل
 احباب میں لب سیح تقریر
 کیا ذکر تبسم نبی ہے
 کانون کی سنی ہو کیا روایت

اس دم سے سامنے سوہٹ جاو
 کہد و مرے شہر سے بدر ہو
 ہو شاہر غیب کا سپا
 آئینہ بنا کے قد آدم
 نقاش ازل نے اپنی تصویق
 صورت میں جان ڈال دی ہو
 رکھی ہوئی رحل پر حامل
 اس پار سے کے دور کو عابد
 تفسیر اذاب سچا ہے گیسو
 مالا عین رات وہ آنکھیں
 سیارہ رخ کے سورہ صا
 آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا
 معراج پہ ہو پیس بر حسن
 اور حامل وحی ریش مرسل
 اعدا میں لیے کلیم شمشیر
 کل کے گلشن میں جو ہنسی ہو
 جو سر وہو قطب کی ولایت

جو ہر کا بھرا ہوا سزمینہ
 اس یار نہ آسمان نظر میں
 اوس گردن صاف کی بلندی
 رعنائیے قامت مناسب
 دیکھتے ہیں فلک میں یازمین میں
 دوا انگلیوں میں یہ ماہ کا حال
 کہوئے مجھے شوق عرش عالی
 چرچے ہی شیخ و شاب میں ہیں
 دیکھی جو وہ صورت دل رسا
 حالت ہوئی بیخودی کی طاری
 کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی
 حاضر تھے مہ منیر کنعان
 گل جنکے تھے مہر کے چمن میں
 یعقوب تھے جنکے ناز پر وار
 آنکھوں میں سمائی وہ تجلی
 یوسف مجھے جان و دل سے شیدا

لفظ عرش عالی میں درج ہیں

ائینہ بے مثال سینہ
 ڈوبے ہوئے ہفت بحر میں
 تکبیر فریضہ سحر کی
 روزِ بحر میں اذان وقت مغرب
 ہاتھ ایسے کیسے آستین میں
 مقراض میں جسطرح مہا جال
 عینین براہ پامالی
 پاؤں ایسے کسی رکاب میں ہیں
 ارواح کو دفعتاً غشس آیا
 زہرہ کہیں بھول اوٹھی ستاری
 صورت ہو کہ قدرت الہی
 فرزند جوان پیر کنعان
 کانٹے کنعان کے پیر میں
 تھا جنکا ولون میں گرم بازار
 جو خواب میں تھی کبھی نہ کبھی
 شہد دیکھ کے رہ گئی نہ لینا

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفو اہل عصیان
 جس سے کہ ہوتی شکستِ کفار
 تشریفِ شرف کی بجے کم و کاست
 وہ رونقِ چار سوے ایجاو
 تھے جسکے چہار یارِ زیجاہ
 زیبائشِ صدرِ علم و تکمین
 بکیں کی مراد دینے والا
 ٹھہرا حسنِ چہارمین پر
 اسرارِ نہیان کے لکھنے میں آمین
 میدان وہ عجیب و پ میں تھا
 کی مصحفِ انبیا کی تدریس
 یجاہوے دونی اکرم
 یکرنگیے مصطفیٰ و ادريس
 ہم وضع و نقشِ کلابِ ایجاو

فرزانہ شفیق پیش یزدان
 صحرائے عرب ہو جس سے گلزار
 جسکے قدر است پر ہوئی رست
 اعجازِ کرامتِ خدا داد
 منز لگہ لطف و مہر کے ماہ
 آرایشِ چار بالش دین
 ناچار کی داد دینے والا
 یا صفحہ سیم پر خطِ زر
 گو دو نون زبانِ خامہ بالماقین
 خورشید بھی دُور و صوبہ میں تھا
 تاؤ انکر فی الکتابِ اویس
 مثلِ صفحاتِ خطِ تو ام
 قدرت کے قلم کی سطرِ تجنیس
 دو قطعے نوشتہ یک ہستاد

فلکِ بسم

وہ گوہرِ شاہوارِ معنی

پھر وہ گلِ نو بہارِ معنی

ہو جسکی شگفتہ رنگ تقریر
 اعجاز اثر بیان شیرین
 اورنگ نشین عزت و جاہ
 تکبیر کی جسکے پاس دولت
 گبران جہان کا آبر و ریز
 دُر ہائے یقین پر و نئے دلا
 آیا سر پہنچ پنجبین پر
 ہارون نے کہ فصیح البیان تھے
 موسیٰ کے وزیر اور برادر
 کی نعمت او ابہ خوش بیانی
 تحریر کیے ہزار دفتر
 بہرام تھا مہر خامشی کی

ما نطق عن ہومی کی تفسیر
 قرآن کا ورق زبان شیرین
 زور سر پہنچہ ید اللہ
 ہو جسکی نماز پنج نوبت
 برہمن پنج گنج پر ویز
 دل سے شش و پنج کھونے والا
 یا فخر سلطنت پہ گوہر
 گویا کہ کلیم کی زبان تھے
 پینچمیر و بازو سے پینچمیر
 یا وصف چمن میں گلشنانی
 الواح زبرجدِ فلک پر
 عجمی نے یہ کی تمام ترکی

لہ پیرایہ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان اور ان کی عجمی مطلب یہ کہ تمام ترک فلک سے ان کی زبان سے نکلے سانس نہ ہو سکی

فلک ششم

پھر وہ دُر بے بہائے تکوین
 جسکی نہیں روک لامکان تک
 ہو دُور میں جسکے سحر باطل
 آجہوے رسدہ ساحری ہو

وہ لالہ و لعل کوہِ تکوین
 پایاب ہو نیل آسمان تک
 افسون ہو اسیر چاہِ بابل
 اللہ کا گائے سام ۱۱۱

جس سے ہوئی شان کفر نابود
 جسکی شوکت وزیر و شہر پر
 جسکی بخشش کے ڈر سے قارون
 وہ روز طلوع صبح بنیش
 وہ قبلہ شمش جہات عالم
 انداز کرم بتائے والا
 گردون ششم چشم بدو
 جلوے وہ جمال نے دکھائے
 تھا دلغ فراق لن ترانی
 وہ عجب کلام ایزد پاک
 آتی تھی صدائے عقل اول
 کیا دایہ امین فلک کی

فرعون کوئی بچا نہ نمرود
 شمشیر او سکی قضا کا شہر پر
 پہلے سے ہوا زمین میں بدقون
 صبح شمش روز آفرینش
 وہ مرجع کائنات عالم
 شمش دانگ جہان لٹانے والا
 چمکا مانند شعلہ طور
 موسیٰ وہی آگ لینے آئے
 مسرور وصال من رانی
 تھا مہر سکوت ماعرفناک
 دیکھے کوئی نخل طور کا پھل
 تقدیر سے مشتری ہر چمکی

لفظ اشعار و شعرین مانی تقدیر اسرار

فلک ہفتم

پھر وہ نجم مجدد گاہ تسلیم
 کعبے کا سواد صفیہ عین
 جسکی آمد کا سنو ہی نعل
 گردون میں بتان بے دہن کی

محراب حرم جاہ و تعظیم
 شکر فی نسوہ ذبیحین
 آتشکد کے شمع سان ہو کر گل
 پھانسی ہوئی چوٹی برہن کی

کلیں کہ طہر سے چٹکے پھوڑا
لمو فان بلا ہر جسکا خنجر
وہ ناظرہ خوان مصحف دل
سلطان سدر ہفت کشور
جمعے کو عید کرنے والا
او ترا سربام چرخ ہفتہ
تھین منتظر جناب اطہر
کرتا تھا جو صرف میہمانی
دیوان ازل کا مطلع نور
اک یزم کے تھے چراغ و زون
ہندو کے فلک بتوں سمیرا

کعبہ میں پڑا بتون کا توڑا
بہر آذر پرست و آذر
خضر سہراہ ہفت منزل
شمع فانوس ہفت تختہ
ہر ہفتے میں عید کرنے والا
قربان ہوئے ہر قدم پر انجم
عینین خلیل ابن آذر
خوان یغما سے من عصائی
برجستہ رویت بیت معمور
لکڑی ہوئے باغ باغ و زون
منت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اوس بیت میں پھر وہ سر و زون
قبلہ تھا خدا کے سب گھر و کا
جلتے تھے وہاں فرشتہ نکر پر
گنجائش غیر حق سے مغدو
نیزنگ خیال قدسیان کا

آیا مانند تازہ مضمون
یا صدر تمام دفترون کا
گرتے تھے ملک سر ملک پر
مالک سے تمام خانہ معمور
یارنگ محل نہ آسمان کا

آگے جو بڑھا وہ صاحبِ دل حیرت کے تھر آئینے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزمِ تنزیہ سب عالمِ غیب کے کیشمے باغِ لاہوت کے کھلے رنگ خورشیدِ جمال کے ستارے ٹھہری جواوتر کے پہل سواری پاکر خیر بہارِ قدم تھا خوف کہ ہو بنجا سے برباد رحمت کی سحر ہوئی نمودار شعلے کی شرارتیں تھیں فی النہار پھر وہ گلِ کاستانِ تنزیہ مانند بہارِ فرحت انگیز جسکا ہو لقبِ میانِ جمہور کیا کیجیے بیانِ صفتِ فضا کی سرِ صلِ علیٰ گلِ تر مے وہ کہ بربنگ چشمِ محمود	آئینہ حیرت او کی تشبیہ سترِ ملکوت کے سمیٹے قدرت کے عیانِ طلسمِ نیرنگ یا قوتِ جلال کے شرارے مالکِ ادب سے بندگی کی گل ہو گئی آتشِ جہنم دوزخِ مثلِ بہشتِ شداد ہو کیوں نہ سفرِ سفر پہ تیار خاموش تھا صورتِ گنگار وہ باعثِ خلق و بہرِ مافیہ جنت کی طرف ہوا جلو ریز نورِ افشانِ باغِ عالمِ نور پھلوا ری جنابِ کبریا کی رمزِ بلغِ علیٰ صنوبر اپنے نشے میں آپ ہو چور
--	--

نے وہ کہ ہو جسکا ترجمہ لا
 یک سینہ عند لب صد گل
 تارِ رگ گل ہزار وستان
 پنج حسن عمل کا حور و غلامان
 دسیاے کرم سمٹ کے کوثر
 خوش ہو کے فضا بہشت پیرا
 ہر شاخ رہ خدا کی مشعل
 ہر چشمہ نیار کا کرشمہ
 سخا نوک زبان حال رضوان
 اندر کے یہ مرا مقدر
 امت سے بھی اسقدر ہوا نشان
 ہن سب بد و نیک مجھ کو محبوب
 اچھے ہوں اگر قصو میرے
 ہو مشکِ مری ختن مین
 کیجے مجھے قبل حشر برپا
 اوسدن عجب اضطراب ہوگا
 مجنون کوئی رہ نہ جائے بن مین

ہم معنی لا اکہ الا
 یک سایہ گل ہزار بلبل
 از بر کیسے بلبلین گلستان
 چشم نگہ قبول رضوان
 رحمت محدود ہو کے ساغر
 تقدیر نہال ہو کے طوبا
 ہر بچول نہال شوق کا پھل
 یادیدہ منتظر کا چشمہ
 دیباچہ منت گلستان
 رکھ اپنے قدم مری جبین
 اگر کرین میرے گھر کو آباد
 بے قید وہ یوسف و یزین یقوب
 عاصی کے قصو سے بدیلے
 یا نافرمان ہوا میں چین مین
 ہو مجھ کو یہ مدتوں سے کھٹکا
 ہنگامہ بے حساب ہوگا
 بیخود کوئی دادی قون مین

محسن کسی سانسے میں نہ سجاے اے بادشاہ مقام محمود ہو میری بہشت تیرے درم سے اور دیکھ کے دہانکے خار و گل کو	خافل کوئی حشر میں نہ کھو جائے اے صدر نشین یوم موجود بڑا مری آرزو کرم سے القصد سمجھ کے جزو و کل کو
--	--

عرش و کرسی

کہتا ہوا آدم بطلب جبریل و براق و نون ٹھہرے جس طرح کمال بر سر ہار آیا سوے عرش پاک معبود تعلیم کو اوٹھے مشد آدم	اور آگے بڑھا وہ طالب طوبے سے رکھا قدم جو آگے رفرت پہ چڑھا وہ صاحب قدر کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود سب سر و قدان عرش اعظم
---	---

مقام اعلیٰ

اٹلے سے جو تھا مقام اعلیٰ سر چار قدم قدم سے آگے استلیم صفات ہمیشہ عالی پھیلا ہوا دامن تجلی جسمین نہیں و خل ماسوا کا جھارے لے خون آرزو کے	زیر قدم جناب والا و لکی تک و دو ستنی دم سے آگے آئینہ روئے ذات عالی چمکا ہوا امین تجلی وعدت کا گھلا ہوا وہ ناکا وارفتہ خاں بہشت و جہنم
---	--

امید کے تر نشین سیٹھنے
 نکلی ہوئیں ہمتوں کی جانیں
 بھولے ہوئے راہ کے مسافر
 افتادہ خاک بحر و سائل
 طاؤس سپر بال بستہ
 بھیلی ہوئی دور باش و ب کی
 جاتیکانہ کے سکین ملک نام
 تاثیر دعا کی در سے محروم
 انسانکی وہان تھی کلب سانی
 وہ مردم چشم دین و ایمان
 ایمان کا رنگ بچے تصدیق
 وہ مرجع کار و کار سازی
 آنکھوں کو تلاش جلوہ رب
 آیا سو بزم لایع اللہ
 پہونچا وہ وہان جہان پہونچو
 نزدیک خدا حضو پہونچو
 از رے من تمام دست و ماتم

ٹوٹے ہوئے حوصلے کرینے
 اوتری ہوئیں چلے سے کمان
 ارکان رہاے عینا صر
 در ماندہ راہ خضر و منزل
 غرقاے نجوم پر شکستہ
 طوبی و بہشت و عرش و کرسی
 روحون کا پہونچ سکون پیغام
 کوشش شرف و نثار سے محروم
 آنکھوں میں شش ٹھاکے لاتی
 کمال لبصر و خوب و امکان
 نخل چمن مجاز و تحقیق
 وہ ستر نیاز و بے نیازی
 کانو نہیں صدا سے نچن اقرب
 آئینے میں جیسے پر تو ماہ
 جبریل کی عقل کے فرشتہ
 اللہ اللہ دور پہونچے
 انداز جلال کبر یا ستھے

ہے سایہ قدیر رسولِ باری
 بحدیکے لیے جھکا ہوا تھا
 ہر لحظہ زبان پر مناجات
 خالق سے نگاہ پاک محرم
 بتلی میں جما جمال و لخواہ
 خاموشی عشق سے بہہ سیکر
 سوا ہے بحر جانگداز می
 وحدت کے چھپے ہوئے تھوڑے رنگ
 تھی اوج پر شانِ معہ طہائی
 وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد
 وامن میں چھپائے غیر کو عین
 عینیت غیر رب کو رب سے
 ذات احمد تھی یا خدا تھا
 خالق کی صفت ہو ذات والا
 کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے
 عرفان کے مقام کی کرین سیر
 کافی ہوا سیدِ ربیان بس

تھا سایہ نخلِ خاکساری
 سرِ عرش پر اور زمین پر ہاتھا
 ہر لمحہ لبون پر التیمات
 چھوٹی ہوئی عینک و وعالم
 بسطرتِ چمن پر قلمِ ہوا اللہ
 آوازِ حسن شورِ محشر
 سیرابے باغ و لنوازی
 کثرت کی مٹی ہوئی تھی غیر رنگ
 دکھلائی تھی بندگیِ خدائی
 مانند احد میسان احمد
 واحد تھا نقابِ روئے شہین
 غیرتِ عین کو عرب سے
 سایہ کیا میم تک جدا تھا
 وہ شعلہ طور یہ اوجالا
 سجد میں درود پڑھنے والے
 دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر
 بس میری طبعِ نکتہ دان بس

سیرابے باغ و لنوازی
 کثرت کی مٹی ہوئی تھی غیر رنگ
 دکھلائی تھی بندگیِ خدائی
 مانند احد میسان احمد
 واحد تھا نقابِ روئے شہین
 غیرتِ عین کو عرب سے
 سایہ کیا میم تک جدا تھا
 وہ شعلہ طور یہ اوجالا
 سجد میں درود پڑھنے والے
 دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر
 بس میری طبعِ نکتہ دان بس

لازم ہوا دپ سے وہ خموشی جو مہر ہو میرے خاتمہ کی

خاتمہ و مناجات

موقع ہو رہا سیٹھے دعا کا
 تاپا یہ عرش ہاتھ اوٹھا کر
 بے مثل مثال بے مثالی
 قندیلِ حرم کبریائی
 انداز سے شوق سے ادب سے
 اکدن ہوں ترے لقا سے مستور
 دم میں رہ آخرت کرین طم
 جسطرح سے صبح صادق عید
 ٹوپی میں کسیکو جیسے جگنو
 میں سوؤں لحد میں ہو کر غافل
 رکھی ہو یہ شغوی کفن میں
 کھل جائے نہ قبر میں لقا کا
 جب دفترِ حشر ہو چکے بند
 کھل جائیں مرے براق کے پر
 پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال

اسوقت اوٹھا ہوا ہو پردا
 کر عرض ادب سے سر جھکا کر
 اسے پر تو مہر لایزال
 شمعِ حرمِ خدا نفا
 جسطرح ملتا تو اپنے رب سے
 یوں ہی ترے عاصیان مجھ کو
 صد قومین ترے یہ آرزو ہو
 ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
 یوں سر پہ ہو مہر آتشین خو
 دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل
 گذرے کے نعت کو سخن میں
 پردہ رہے نامہ عمل کا
 اوس دم کھلے چشم آرزو مند
 جلدی کرے شوقِ قلب مضطر
 اس تیزی سے آؤ وہ سبکدلی

پہونچاؤ سے بچنے ترک قدم تہا
شکل سے نہ شکایتیں جن آسان
سبزہ جواو گئے نہال ہو جاو
عقبے مر ہی پھل ہو پھول دُنیا

پہونچے حرا باد پا ارم تک
رہ جائیں میرے دلکے امان
شامت سے نپا یہ مال ہو جا
پھولے پھلے گاشن تمنا

یاں شوق و خلوص الیجا ہو
وان میں ہوں آپ ہوں خدا

تھام شد

قطعہ تاریخ طبع از قلم ان محمد مرزا جان محمد حسن محمود

اولاً حمد خدا سے پاک ہو	بعدہ نسبت شدہ لولاک ہو	ہیں محمد حسن نالی جناب
بنکی یہ محمود نظم پاک ہو	حال ہر اس میں قلم معراج کا	عرش و کرسی سبزیت فلاک کا
مثنوی ایسی کہی باغ و بہا	گلِ خیال سے گریبان چاک ہو	سنہ و المون کا و ثلیفہ و درو
واہ کیا اچھا کلام پاک ہو	ہر یہ کل تفسیر آیات و محمد	دیکھو یہ پیر صاحب واکر ہو

اسکی یون تاریخ قائم نے کمی | ترجمہ کیا بحدیث پاک ہو

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجہ فکر ساو طبع عرش پیا سے شمع آبن سخن
مولوی محمد حسن صاحب احسن صد لصد و لکھیم پور ضلع کھیر جی جوہر

او وہد براؤ خروضا بنف ظلم

محسن کہ بہار لفظ و معنی | در گلشن طبع اوست گلچین | با اوج و مانعش از ثریا

بگذشت گذار شمع بالین	آئینہ فکرش صفائیز	نیرنگ خیال حیرت آمین
این شنوی عجیب شست	در شان عروج سرو زین	برہر خم خامہ نیازش
صد بار ادب نمودمین	زنگ شب اگر زکلاک او بخت	ہر نقطہ گرفت شکلاک پرین
روصف بہار اگر سخن گفت	از شاخ قلم فشانند سرین	از مدحت انبیاء عیان کرد
صد معجزہ در نگاہ حق بین	برداشت پی وعا اگر دست	شد و رولب شستہ آمین
ترکیب لطیف و طرز ناک	معنی نکین و لفظ شیرین	اولی ہر بعد اوز ہر قبل
اعلیٰ دوینش اوختین	از لفظ صبر وہ گفت نخبین	از معنی تازہ گفت شنبین
تا عرش برین عروج الفاظ	تا سدرہ بلندی مضامین	احسن بنویس بہر تالیف
	معراج خیال بلایے نگین	

ولہ

آن تازہ نماے طرز کہن استاد و برادر و محسن من	
اوصافش خارج حد سخن لطاف برون زمانہ از خیال	
تا چرخ ترقی رفعت او تا مہ تجلی فطرت او	
تا سدرہ بلندی فکر ت او تا عوش برین تاگ تازہ خیال	
در بستن معنی ہاے بعید آغاز طلب انجام طلب	
در بستن مضمون ہاے جدید انجام خیال آغاز خیال	
بنوشت رسالہ جوش ربا و ذکر معارف خیر و را	

ہر لفظ کرامت فہم رسا ہر سنے لہو اجماع و خیال	
	مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان ظاہر
ہر خار و خس چمن خاطر برداشت صفا پر واز خیال	
	ہر بیت خلاصہ بیت ارم ہر نکتہ شاگوفہ شاخ قلم
ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایہ ناز خیال	
	تاریخ بطرز جدید احسن خوش گفت فرشتہ فکر متین
معراج پیمبر پاک سخن - معراج فلک پرواز خیال	
ولہ	
نیرنگ طبیعت صفا پر واز است	این نظم عجیب بسیر عجاز است
معراج خیال لامکان پرواز است	گویند کہ لاجواب تاریخ لطیف
قطعہ تاریخ نیمہ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینہ معانی رکبید جناب مولوی رشید الدین صاحب شید خلف حافظ رحیم الدین صاحب میس کاکوری	
حکا کہ فروغ طبع محسن	بیداری اختر سخن ہے
اک شمع منور سخن ہے	صفحہ پہ ہر ایک سطر حکیم
بحر او سکی وہ شمع ہو کہ جسکو	بر میں لیے دلبر سخن ہو
آبائش زیور سخن ہے	دیکھ اسکو شید شہم دل ہو
ہر رنگ میں ہر خیال نازک	شاہنشہ کشور سخن ہو
یہ مثنوی چراغ کعبہ	
کیسے معنی سخن ہو	
موز و نئے شاہد معانی	
یہ چہشتہ کوثر سخن ہے	
انصاف کو ساتھ غور و محو	

منہ نہیں دقت سخن ہر
آداب کو ساتھ لکھتے تاریخ
معراج پیہر سخن ہے

تاریخ طبع زاد جناب شیخ غلام احمد صاحب فی ریس
اعظم ممبئی محلہ نظام پورہ

استاد مے جناب محسن	کچھ آپ کا طرز ہی جدا ہے	خامو سے خدو کے طحلیے
طوبی میں ایسی شاخ کیا ہے	والہدیہ سخن ہر یکا کر انا	اعجاز طبیعت سا ہے
الفاظ شگفتہ کے چمن میں	لھو ملی معنی کا بولتا ہے	ہر بیت میں نور کا چمن
کبتے میں چراغ رکھ دیا ہے	ہر طرز میں اک نیا تکلف	ہر رنگ میں اک نیا مذاہر
ثانی سے جو خوبتر ہوا ہے	پہلے سے شگفتہ و سرا	ہر ایک ویت منتخب ہے
جو قاضیہ ہو ڈھلا ہوا ہے	سیفی کو ہو اخیال تاریخ	کیا اس کا بلند حوصلہ ہے

ہاتھ نے کہا بہت بیک
یہ نعت رسول ممبئی ہے

ولہ

برے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی

کہ جس کا دل نشین انداز وود کش طرز رنگین ہے

گئے عرش برین تاک جبکہ مضمون بلند اوسکے

سرخ شیب بول دھماکہ - معراج المضاہین ہے

قطرۂ تارِ سیخ طبعِ خورشیدی حسن صاحب طبع

اسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بہمنی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اون پر جس پر سخن

قطرے قطرے میں ہو شورشِ قسزمِ تواج کی

دور پہونچا ہوا ستارہ رفعتِ معنی کا آج

پادشاہِ نظم کو حاجت ہو تخت و تاج کی

غامہِ محسن نے صفحے پر جڑی ہین چٹیان

عسل کی یا قوت کی الماس کی پکھراج کی

اے طبعِ پیش یہ مصرعِ جربۂ کلمہ تارِ سیخ میں

مشنوی با ادب سالِ شبِ عدل کی

۱۳۰۱ھ جبرہ می

نظمی روضہ

سید احمد الرحمن الدہلوی

<p>مجلسِ ایتیمِ سلیمہ و سلمہ</p>	<p>حلیہٴ ایشیہ فیصلیہ</p>
<p>مردہ ایدل کہ ہوا نودیش نظر بارک اللہ طبیعت کا ہر رنگ</p>	<p>نہ نہ اچھو شہد غم سے نہ اچھو یادِ ستار مردہ ایدل کہ ہوا نودیش نظر</p>
<p>اگر نہ واپس ادب تو مجھ کو کچھ دعویٰ ہو بجاء کرتے ہیں ملک مرا وہ رتبا ہو</p>	<p>اگر نہ واپس ادب تو مجھ کو کچھ دعویٰ ہو بجاء کرتے ہیں ملک مرا وہ رتبا ہو</p>
<p>اڑ گیا عش کے پائے سے سخن کا پایا خیر قدم کی چلی آتی ہر ہر سو صد</p>	<p>لا مکان تک لیو جاتی ہو مجھ کو طبع رسا ہو۔ ہاں صفتِ اراغ میں میرا چرچا</p>
<p>بزمِ قدسی کا بلایا ہوا حمان ہو میں ملک کھونٹہ شہادت میں وہ انسان نہیں</p>	<p>بزمِ قدسی کا بلایا ہوا حمان ہو میں ملک کھونٹہ شہادت میں وہ انسان نہیں</p>
<p>سندین فکر کی محفل میں بچا جاتا ہوں</p>	<p>آج کس صوم سو خدامِ سخن آتے ہیں</p>

منگی نرم جہان دیکھ کے گھبرا کر مہین	گاؤ تکیہ کرہ ارض کا اوٹھو تے مہین
جشن کار و زم زمی کے شہر اقدس کا	اور اونچا کر و نیمہ فلک نلس کا
ہر دکھاتے ہیں بلدی کے تماشے کتنے	نالہ نوین چھو آکر مین شوشے کتنے
حل کیے غنچہ خورشید سے نکلتے کتنے	عقد پر وین لکھے ہم نے معنے کتنے
یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہو	موج ہو جس سے نخل غرق عرق دریا ہو
بال پیدا پری خشکیو نہیں اڑتا ہو	آہو بخ ہو کیا کبک خرامان کیا ہو
رنگ گلزار معانی کا عجیب عالم ہو	نہنچے کو دیکھیے توج کا بھر تا دم ہو
برگ گل چاند کو مکھڑی سے بھلا کیا کم ہو	سرور عنائیں آئینہ قد آدم ہو
سطر سنبل گل حرف ہو غنچہ نقطہ	کاغذ شوق ہوا کسیر مہین کا تختہ
لہ طرہ امیر خامے کا سادہ شہرا	اکون خواج مین لکھتا ہوں سراپا کا

	<p>جسکو گلہ بستہ باغِ ابدیت کیسے خندہ صبح بہارِ احدیت کیسے</p>	
<p>کہ ہوں آہستہ تصویرِ سخن کے کیسو کہ شبِ فکر میں جو حکمتِ مشکین ہر سو</p>		<p>کیسو قلم جو کہ بنے خامہ مو کہو ضلوع سو کہ لادے مجھے شاخِ شہو</p>
	<p>منشی و قترِ اعلیٰ کا کرم کافی ہے شوق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے</p>	
<p>چسکی ترکیبِ جبریل میں ہین ہو جو پانی لین چہترہ کوثر سے مگر پڑھ کو رو</p>		<p>روشنائی کی ترکیبِ ہر شمع بیدو گونہ ہو شجرہ طوبی کا بقدرِ مقصود</p>
	<p>صورتِ دیدہ موسیٰ ہو پرا نوار کھل شمع سے طورِ معلے کے اور امین کابل</p>	
<p>لالہ زار اپنے سخن کا چنستان کیجے لعل کو واسطے تسخیرِ بدخشان کیجے</p>		<p>رنگِ شہزاد کا بھی اب کوئی سامانِ جو عطر کو سا لکبازِ پندِ مرجان کیجے</p>
	<p>وقت ہو برہمی انجمنِ گردون کا کہ شفق پر بھی ارادہ ہو مرا شبنون کا</p>	
<p>پر وہ چشم کو قرطاسِ خدا ساز کیا چوم لونِ ماتھ میں اپنے عجب عجا کیا</p>		<p>اور کاغذ کا تو ہم نے عجب انداز کیا چینی تصویر او سے جلوہ گہنار کیا</p>
	<p>شعلہ طور کا کاغذ یہ کھینچا نقش ہے</p>	

راہِ سیر
جسکو گلہ بستہ باغِ ابدیت کیسے
خندہ صبح بہارِ احدیت کیسے
کیسو قلم جو کہ بنے خامہ مو
کہو ضلوع سو کہ لادے مجھے شاخِ شہو
منشی و قترِ اعلیٰ کا کرم کافی ہے
شوق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے
چسکی ترکیبِ جبریل میں ہین ہو جو
پانی لین چہترہ کوثر سے مگر پڑھ کو رو
صورتِ دیدہ موسیٰ ہو پرا نوار کھل
شمع سے طورِ معلے کے اور امین کابل
لالہ زار اپنے سخن کا چنستان کیجے
لعل کو واسطے تسخیرِ بدخشان کیجے
رنگِ شہزاد کا بھی اب کوئی سامانِ جو
عطر کو سا لکبازِ پندِ مرجان کیجے
وقت ہو برہمی انجمنِ گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہو مرا شبنون کا
پر وہ چشم کو قرطاسِ خدا ساز کیا
چوم لونِ ماتھ میں اپنے عجب عجا کیا
اور کاغذ کا تو ہم نے عجب انداز کیا
چینی تصویر او سے جلوہ گہنار کیا
شعلہ طور کا کاغذ یہ کھینچا نقش ہے

	خاکہ انگارہ کہنہ است بد بختیار	
کیون ہو جو جانیسے ہو گلزار بہار یعنی یہ وہ ہوت ہو کہ دیکھتی سنی ایسی کبھی	مخور گئی تھی تصویر بیدار پاسے یعنی تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کبھی	
	ناز سے خانہ قدرت ذکر کہا دہرین بول وٹھا عارض پر نور کہ اندر میں	
کیسی تصویر کہ ہر صبح بہار مکان کیسی تصویر کہ ہر لوح و قلم نوافشان	کیسی تصویر کہ ہو آئینہ پر دازجہان کیسی تصویر کہ ہو کلاک مہنور نادان	
	کیسی تصویر کہ سب صل عطا کہتے ہیں کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہیں	
کیسی تصویر کہ کھینچ کے نقاش ازل تیری صورت سے کھائے معنی ماقول	خود کا کہنے کہ ہر وصف میں ہو تو افضل انبیاء شرح مفصل ہیں تو من مجمل	
	تو ہو خورشید سے سامنے نجم ہیں نبی تو ہو شمسہ تصویر میں سب ہیں قطبی	
تو ہو داؤد و نغم تو ہو سلیمان خاتم خلعت خاص خلیل و برکات آدم	فلک بھی ہو تو ذکر زکریا ہر دم شکر یقویٰ ہے و صبر والی تو بے ہم	
	حسن یوسف دم عیسیٰ بد بختیاداری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	

<p>جوے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل خضر الیاس کا رتبہ شرف آئیل</p>	<p>آدم و نوح کے بشو تجھے اوسان بیل اور ایا اسکے بھی اور وعد باغ علیل</p>
<p>حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری</p>	
<p>دین پکارا کہ مرے گھر کا اوجا لا کر دو مثل مرے کو پڑا ہوں مجھ زندا کر دو</p>	<p>طلال خفہ کو مچشم زینما کر دے وستگیر می مری فرما مجھے برپا کر دے</p>
<p>حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری</p>	
<p>کون جہاں کارون کنفا تو سودا ہو کر نہی ہو کر سدا عجز مسحا ہو مجھے</p>	<p>طور پر جان تو نامق کا بھٹکنا ہو مجھ چ تو یہ ہو کہ ترے گھڑن کمی کیا ہو مجھ</p>
<p>حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری</p>	
<p>واہ تصویر ہو بس حق کی قسم تصویر بس آئینہ وحدت میں ہی ضم تصویر</p>	<p>ہو دل و جان رسل خرامم یہ تصویر عالم نور ہے سرتا بقدم یہ تصویر</p>
<p>سایہ زیاہی تھا آپ کے قامت کر لیے روشنائی تھی یہی فہر نبوت کے لیے</p>	
<p>جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہو</p>	<p>سایہ حق وہ شہ نہر زلت طہ ہو</p>

اوسکے قامت کو بھلا سائے مناسب ہے	سچ ہر محبوب جو لائے لائے ہو وہ یکتا ہے
لاکھ عاشق ہوں مگر لطف و محبوب نہیں	طلح حق ہو تو پھر ظل نبی خوب نہیں
قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا	سجدہ سہو نہیں ایسی عبادتیں و
آب آئینہ باطن سے وضو کئے ذرا	انہی و جہت کرو نیت صادق سوا د
اوٹھ کھڑے ہو پے تعظیم دم طاہر ہو	یہی تکبیرین عشاق کی قد قامت ہے
عرش پر کرسی بچھاؤ ہر مزار و ہنسا	اب یہاں آمد زخمی ہر کہ دلی چوٹ
او فلک فکر باندازہ ہمت ہو بجا	تو و طوبی و من و قامت محبوبا
قد بے سایہ مری چشم تمنائیں رہے	سایہ طوبی کا ترے عالم بالا میں رہے
ہستی جو بہر آئینہ ایمان ہو ولا	کہد ہر ایمان سرکہ وہ قد ہے الف ایمان کا
دیکھے و و نون الف و سکو تو کھلا نکھتا	ایک احمد کا الف ایک احمد کا ٹھہرا
سر ثناء حدوث و قدم اول کا عبود	دوسرا دومی ایمن میں ہو شمع ملو
سرا قدم ہو حباب لب ریام و قدم	ورہ الکیج ہو اس بحر کا یہ قطرہ نم
میسر احمد کا ہوا مارا احمد و ضم	ہو ن حدوث و قدم اگر ہو ہی میں ہم

اس کا اعلان ہونے دو روزہ بعد وسمو ان کے اعلان کے ساتھ بطریق مندرجہ بالا ۱۳۱۸-

	قطرہ بکریست کہ از بحر جدا ایم ہمہ بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ	
یہ راست گناہ آپ نے اپنی سر پہ ون گنوجاتے ہیں کب ویشمارا کو نظر	بخشش حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکہ زلف مشکین کن دکھا کر جو کہیں مغیبر	
	ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو نقد سرمایہ امت کا سیلا دیکھو	
سایہ ہو فرق ہمایوں پہ جناب حق کا عالم غیب کا سردار ہو اجلوہ نما	پرتیالی فہرست شہر نہیں کھولے ہو مہا نہیں سرکار سیاطان حبش کی حشا	
	کشور کا کل پر پچ و خم سرور وار نہ خلق ہو نہ خطا ہو نہ یہ غنیمت سرور	
خوشنویس ازلی کا ہو وہ چرزد و قلم اہل ایمان کو لیے ہو سر شاہ نام	کہ ہر اک حرف ہو او سکا شد مستحکم خط کلار میں ہو سر خط کلار ابرام	
	کو چہ غلہ نظر آنے لگا و نیامین خوب فرو و وسیہ لکھا ہو خط طغرلین	
رخ پر نور کا ہو کاکلی شب کو نے غلو سنبلی میں ہو عیان جلوہ ماہ پر نو	دیکھلو امن موسیٰ کے تلے شعلہ ملو ابر حشر میں ہو خورشید قیامت تو	
	شب معراج میں ہو شمع جمعی روشن	

	لیلة القدر میں ہو نور انہی روشن	
لوحِ ہیم اللہ ابرو جسے کہیں فقیرین سورۃ فاتحہ مصحفِ گل ہو وہ جبین		وصفِ پیشانی میں ہو ہر قلم سرِ بین مصحفِ گل ہر نسخہ خاتمہ نسخہ دین
	گلشنِ عالم سنہ یہ رخِ زیبا ہو اوس گلستانِ مقدس کا یہ دیباچہ ہو	
طاقِ یاخانہ خوشید کرتے ہیں نظر مہِ نوتین سے مرتخ کے ہو دو پیکر		ہرین و ابرو سے سینہ یب جبین انور نقشہ ابرو کا دکھائے جو عطار کوھر کر
	خواب میں بھی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے شتری طالع کتنا کلی زحل ہو جائے	
ہیں اسی آئینہ صاف کے جو ہر ابرو موجِ دریائے شجاعت ہیں سلمِ ابرو		دیکھو ہم پہلو سے پیشانی انور ابرو آبرو سے دمِ خنجر ہیں مقرر ابرو
	مہِ کامل میں مہِ نوکی یہ تصویرین ہیں یا کبھی معرکہ بدر میں شمشیرین ہیں	
کہ نظر آتی ہو وقت غضبِ شاہنشاہ الف ہم چھپائے ہو سے ہر بسمِ شاہ		ایک گنچھی ہر ماہ میں و ابرو سیاہ طرفہ تشبیہ پہ چونچی ہو سندا انکی نگاہ
	لفظ و معنی میں عجب ابرو کے طاق ہو کر الف طاق چھپا یا تو عدد و طاق ہو کر	

<p>رکے جو کاٹنا ہو تو شاہین تراز وارو آنکھ پر جاسے اگر جائیباست سر</p>	<p>مردمک سنگ ہوا پر پلہ ہر چشم دلجو صداوت کئی رہے میراں قیامت کیو</p>
<p>آپ پلے تیار ہے ہوں تو کیا لکھکا ہو مردم چشم کہیں ہم نے اسے تو لاہو</p>	
<p>دلفنہ فہم ہر شبہ پیش نظر ہو گاہ ایسی دیکھیں کہیں دیکھی ہے نہ باد اہم</p>	<p>منظر چشم نبی پر بھی ذرا کیجئے نگاہ چشم بد و ور عیب آنکھ ہوا اشار اللہ</p>
<p>لاکھ اگر ابھی سی ابھی کوئی تشبیہ کہے چشم کہیں بارے سخن کو نظر فہم کہے</p>	
<p>اک نیا سنہ نکالوں دل پر جو ہر سے پلکین کسیر کی بوٹی ہن سنا اگر سے</p>	<p>صنمے پر سیم کے لکھیں جسے آب سے بہ شہ چشم یہ ہوا سچ رخ انور سے</p>
<p>صدقے سے طالع بیدار ہے سو ذکے ٹھیلے آنکھوں کے نہیں ٹھیلے ہن پر کے</p>	
<p>گوش پر نور نہ زلف شب ساستو رنگ کا او سکے صبا سکو چمن میں کو</p>	<p>کہیں جو کر سے بھی دیکھے تو سحر ہو کا فور کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میر جھو</p>
<p>گوہر وصف ہو کر دامن دریا پڑ ہو یون صدق کہے موتی کہ بل چل رزو</p>	
<p>گوش بہر قطر خاک نہ تشبیہ ہوتیز</p>	<p>چشم کاہ اشارہ کر دوا سے گرین</p>

ہو زمین کہتہ ابرو کی بڑی مردم خیز	رخ کے میلہ نہیں ہاک ڈرہ ہر شمس تربیت
گوش بیتی کو یہی دیکھ کو سب کہتے ہیں	قطبہ صاحب نفاس بیان بہترین
بائی اقدس شاہنشاہ عالی منظر	آب آئینہ رخسار کے موج انور
خوبروتی کا بلندی پہ پہا لہان اختر	یوسف حسن کی سحران ہو یا پیش نظر
صفیہ خدی مبارک پہ الف بہنی ہو	دیکھنا عارض انور کا خدا بہنی ہو
صورت چشمہ کوثر ہو لب جان پرور	نخل باورام وہ بہنی ہو لب کوثر پرور
شاخ اوس نخل کی ابرو سے جہاں ملہر	اور اوس شاخ میں عینین مبارک ہیں نثر
دل عارفہ دوس کے ساتھ میں دم لیتا ہو	نور ایمان اسی ساتھ کے قائم لیتا ہو
چشمہ ہر سے ہن بحر میں اب رونق ہو	صفیہ ماہ تاکلنگاشت قلم سے شوق ہو
وصف خسار ادا کر نیکیا مجھ پر حق ہو	رنگ خسار سحر سامنے جسکے حق ہو
طلع صبح بیاختی ہو کہ نورانی ہو	حسن مطلع یہ مگر فرد ہو لاثانی ہو
روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو	شمع کبھی دھوینا ڈربائیں جو کچھ ہو
شامت آجائے جو خوشید کو یہ دوا ہو	صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

	شہر بہر پا ہو جو کنگانی مقابل آئین چرخ پر سورۃ یوسف کو ملک ایوان	
ساخنۂ شمع منور کے اندھیرا کیا ہے اہی مجھ نے مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہے		روبر و جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہے عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکلتا کیا ہے
	کوئی تدبیر تو پر طعن کی بجا ہی نہ رہی نور رخسار سے حرفوں میں سیاہی نہ رہی	
دنی دوم و تیسرے گرچہ سیاحی مجھ ابنا قطر گہر خورشید کے جھوٹو شکر		بہ جانیش کی تشبیہ دم پیشی سے آہیوان نکما خضر نے گو چھینٹے دیر
	کہوں یا قوت تو وہ باتیں بیان پائیں نہیں لعل سحر اور آنکھیں مری تپہرائیں نہیں	
رات بھر تار کوڑی گنتے رہو پیچھے محسن یون تو ثابت ہو کہ سیارہ زمین و شمس لیکن		فکر و صفت روزانہ میں کٹا سارا دن جسکی تشبیہ نہ ہو اسکی صفت کیا لکن
	غور سے دیکھیے تو شیشہ یہ چھلے بہن یالب ساغرا فلاک کے بتجا لے بہن	
آیا دہن میں لے کر دیتی گویا معنی تازہ طبیعت کھلے یون دلہر		قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر پانی پانی میں ہوا جوش مردت ہو کر
	اگر دہن قطرہ سائل نم لا تھر نیست	

وزیر کے وزیر عظیم آید لا تقهر نیست	ہوئے غفار کے دندانہ تشدید بیان لفظ اللہ سر نامہ ہو سلاک دندان	اک تبسم ہو کلید درجست ہو یہاں نامہ بخشش امت ہو جو حضرت کی زبان
نامہ ملفوف لبون مین ہو بطر ز دلخواہ ہو لفافے یہ خط پشت لب انشا اللہ	ملکیا خاک مین جو چشمہ آب حیوان درج یاقوت مین جو آتش حسرت کا و حوان	اگر دندان کیسے ہر اردین کسویاں پہونچے ہیں تہ کو ہر کے جگر تک دندان
رنگ پنجو کا اڈرا گل کی تسلی چھوٹی بہشت پستو کے ہوا آئی یہ ہوا آئی چھوٹی	کوئی کہتا ہو ملاحات کا نمکدان کیو اور سلیمان کے کہا خاتم یزدان کیسے	کوئی کہتا ہو کہ اوسکو شکرستان کیو خضر بولے کہ اوسے شہرہ حیوان کیسے
ہر جگہ شہر اوسکا لقب تازہ کیا حق تعالیٰ نے اوسو صاحب آواز کیا	کشتہ سہین ہو بولی مری طبع موزون جس کے ظاہر و اندر خفا	غنجہ زہ پیش کیو گر چہ ہزاروں مضمون میں گات قلم صنع اوسے کیوں کہون
شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا اہم اعظم کا مگر بمنہ مغما سمجھا		

ریش مرسل کو نبوت کا رسالہ کہیے	کششِ خدا شکستِ دل اعدا کہیے
سر فرمانِ خدا کا خطِ طغرا کہیے	کتابِ تقدیر کا یا خطِ شفیعا کہیے
اسکی روادری سے اللہ نے بخشا ہمو ہو شفاعت کی سند خطِ شفیعا ہمو	
رخِ نورِ ہر قرآن کا پہلا نسخا	ہاتھ سے اپنی جسے فاضلِ صفت لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمونِ بہرِ کاکستا	اسیے حاشیہ لکھا ہو خطِ رنگین کا
رخِ جو ایمان ہو تو اک جزوِ ہر ایمان کا ہو نیا حاشیہ یہ منہ سے قرآن کا	
نگہ پاک الف صا د ہو چشمِ زیبا	لام کیو بہن سہو نہیں کچھ فرق حاصل
چہرے پر ہو خطِ گلزار سے یعنی لکھا	کہ وہ دراصل بچے خلقت میں دنیا
جمعِ خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجے دیکھیں تفسیرین بہت اک نئی تفسیر کیجے	
پر وہ کہہ رہی گیسو جو جمیبِ یزدان	اور محرابِ حرم کا ہر اوسلِ بروچیان
اوسینِ پاکیزہ مصلّا ہو نگہ کا دامن	مرومِ چشم ہو بیجا ہو اک ناظرہ خوان
زیرِ رخسارِ مبارک وہ خطِ ریشِ لطیف رحل ہو جب پہ کھلا رکھا ہو قرآنِ لطیف	
لوگائے ہر بھی روشنی طبعِ دلا	شمع کا نور ہی گردن کا دکھاؤ جلو

نہیں پروا لگی باقی ہو گرفت کر سکا	پر بیان جلتے ہیں جبریل کے اندر شیدا
سرخ بازی اسی گردن کو بہت شیدا کر	آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلہ لا جو
بارک اللہ وہ گردن ہو کہ توارہ نور	جس سوز و بی عرق شرم میں ہر شمع جل
کسی مخمل کی صراحی کا بیان کیا نہ کر	بزم تنزیہ کی کہیں او کو سر جوش سرور
جسکی کیفیت اگر دیدہ باطن میں آئے	خلد میں شربت دیدار حق اچھو ہو جا
بال گردن چہ جاک تو تو ہوا یہ روشن	کہ شب فکر میں فروختہ ہیں پچھلے شمع سخن
ہو تجھے کیلئے امر خاتمہ ایجاد اور جن	اتحالی ہیں سب شعار بیاض گردن
ہر شب و روز چہ آشفتم بسمی بروی	تا کہ نسوؤں کیسو بہ بیاض آوری
صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر	خامشی مہر وہن اور سخن ہو ششدر
نہر کی پشت کے فقر و کسب یہ حق نے لکھ کر	کہ ہوا نامہ پیغامبری ختم اسپر
ہوئے پھر بھی جو سیہ دل منتہی گمراہ	ختم اللہ علیٰ اقلابہم انا بقدر
مہر انور کے جو معلوم ہو سہ حرف تمام	نکلا اوسے نمایان تھا نہیں اس میں کلام
رہست پر دعویٰ مقبولی دین اسلام	ایک ہی مہر شہادت میں لکھ دین و لام

	نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر ایک سکے میں کھڑا نام شہنشاہ و وزیر	
شاخیں کلین جو کہوں شائع گل رعنا ہر بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہر	دست نگین کی صفت بار خدا کیا ہو طوطی تا طوقہ اس باغین چپ ہتا ہو	
	ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہیں دست گلچین کو بیان دستہ گل کہتے ہیں	
قلم انگشت شہرہ کو کف افسوں رقا سیدہ کلک عطار دہو ہر سر شوق	ہاتھ کھینچے ہوئے ہر رنگ ہر مانی کافی کلاں اح نے جب صغیر کو بخشی رونق	
	رنگ و بو ظاہر و باطن کے سب کچھ ہو کر میرے ہاتھوں پر تصدق مجھے گجرا ہو کر	
طبع استاد ازل بھی عجب نازک نہند اونگلی ہر ایک پر وہ مصرع منور و بلند	بند دست اچکا ہو یا کوئی خم سے کا بند اونگلی ہر ایک پر وہ مصرع منور و بلند	
	مجھ کو فخر صفت پنجہ اقدس بس ہے اس سندس کے شرف کو یہ بخش بس ہے	
غور کیجئے تو یہ شبیہ نہیں خاطر خواہ دونوں جس وقت مقابل ہوئے اللہ شہ	گو کف دست منور کو میں کہتا ہوں ہر انور ہو یہ شبیہ کو نامن شاہ	
	چمنے یہ معجزہ عقد انامل دیکھا	

	اک گھر می میں میرے کو کو مہر کامل دیکھا	
دست پرینہ میں حسرت کے یہاں جن کو الوح محفوظ ہو یا عرش خدا پیش نظر		کون لکھے صفت سینہ صاف تر اور کہتے ہیں فرشتہ تو یہی حیران ہو کر
	صدر ایوان رسالت کا عجیب سینہ ہو صورت علم لدنی کا یہ آئینہ ہو	
جیسے نقاد نوح و نوح کا صدر کہ بیان جسکو کہتا ہو سخن و کیشش کر کاف		صاف بزم ہو مہر و شمع کا پر سین شفاف ہاں کہر سبز سے ہر اک خط شکستہ بیان
	صدر پر نور کے شق ہو نیکی مثال ہو یہ عقل کہتی ہو وہ آئینہ ہو اور بال ہو یہ	
شرح صدر شہ عالی کا یہ اک نکلا ہو جس میں ملاح لطائف ہیں بدوہ دریا		مخزن گوہر اسرار شب اسری ہو جو کہ لبریز لطافت ہو یہ وہ چشما ہو
	خط نہیں سینے میں شاہ نشہ بحر و بر کے عنبرین موج ہو یہ بحر میں گویا بر کے	
اور ایسے مضامین میں ہر فکر اسرار ہو گیا ہر عدد و لفظ عدم لفظ عدیل		کر چہ پرواز میں اندیشہ ہر مال جبریل نئی ہر کوئی نازک سی کر کی تشیل
	قاف تک جہنم بہت کاف کر ڈھونڈھا ہو کمرن دیکھی میں پر ایسی کر عتقا ہو	

شیخ اسجا ہو کسی تیغ و کمر کا مذکور	اوسکے اوصاف میں شہر میان جہو
تا کر غرق عرق ہو گئے سب اہل غرور	سانٹے اوسکے کوئی بانہ بھے کر کیا تقارور

اسکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائیں
چلتے میدان میں جو آئیں تو ہر نوجوان

لا خط نسخ میں لکھو تو کہوں ایک نکتہ	لام الہن کا ہو تقاطع وہ کہ صل علا
واہ کیسا کروں سپر یہ خط نسخ کچھا	کر یا کر کو معدوم ہی سمجھے شعرا

انہیں ثابت قدم اس نقی سے آشنا بھی
یہ وہ لاہو کہ نہیں جس سے بجا اللہ بھی

سر عالم ہو قدم پاک نبی	وصف میں جسکو سخندان کا لگا گھنچو
ہاتھ آیا ہو جو کاغذ تو حیرت ہو نئی	نہیں چلتا ہو گلی پائے قلم میں مندی

سر بنائوئے ادب کے سخت گوشتین
فکر عالی کے فرشتہ بھمی و زانو بھین

ویجھو کیا اوسے شمشاد چمنو پر رشک	چستان رام اوسکے قدم سو نہال
سر جنت سے نکل آئیں پڑ استقبال	کون سبزہ کہ مجھے شو قسے کیجہ پال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائیں گل چشم
فرش فروزں گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہو عالم بالا پر قدر عنکا	سر افلاک ہو قدر یہ قیام والا کا
------------------------------	---------------------------------

ساق ہر نخل تننا ملہ اعلیٰ کا	خاک پاخانہ ہر حور و نکسرخ زیبا کا
رکھ دیا آپ نے جس فرش پر دو بار قدم	بڑھ گیا پائیں میں ہوش سے بھی چل قدم
بزم میں تذکرہ پایہ نئی گرشن پائے	شمع گوشک سو جلجلاے مگر سزاؤں کا
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر کرتے	گرہ ابرو سے خوبانکی حقیقت کھلی کر
ماہ نو گر کہیں ہمیشی کا خمیازہ کرے	ناخنہ چشم فلک میں خلش تازہ کرے
لو مبارک ہو قدیم ہوسے حضرت محسن	کسکو ہوتی ہو نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہیں باقی ہو کچھ خواہش ہمت محسن	آرزو اتنی ہو کہیں در قیامت محسن
سر کے بل جاؤں جو نقش قدم سرور پر	سارے محشر کی زمین رکھ لوں اٹھاکر پیر
ہو یہ سید کہ جب گرم ہو باز آتشور	یوں کہے باد شہ بار کہ عالم نور
لو سراپا ہمیں تم دو غوغاں جو رقصور	میں کہوں واہ مجھے یہ نہیں جگر زنجور
مفت حاضر ہو مگر اسکی یہ تدبیر نہیں	کھوٹے دیون کے یوسف کی یہ تدبیر نہیں

یٹھندی گریبان کھچو کچو کچو انصاف کسائی	کہاں آتش قوت لب میں دھڑک باقی
کہ خط سبز نے چھینا دیا آب زمرہ کا	
صنل غیاور مجلس نشین ہلچے قاتل میں	کوئی کہہ دے کچو کچو کیون چھپا کر کھا ہوش میں
یہی تیرے تخی تو ہو میری جگہ دلیں	کنارے پٹھانے کچو کچو کو عالم اپنی محفل میں
گناہ شوق مجید سے جو میں ہوں مستحق حد کا	
قلم کھنڈے قلم کر اپنے دونوں تہ نہر سے	سراپا دسکا تو کھینچے گا تہ توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہو کھینچنے اوں قلم کو کیا قلم کو شہر سے	بنایا خامہ سو کو ہمارے دست لاغر سے
کچا لیکن نہ دامن سے مٹو اوں سہمی کا	
کیا کو صفحہ تصویر دل کا آئینہ تو نے	مگر جلوئے ندیکھے اوں میں بس مٹے تابان کے
نیکھی خال کی رنگت سوا چشم حل کے	بنایا خامہ سو کو ہمارے دست لاغر سے
کچا لیکن نہ دامن سے مٹو اوں سہمی کا	
یہ اسباب جفا ٹیچا یتنگے نقش فنا ہو کر	کند او ترک ہجائیگی آہ نار سا ہو کر
کمان بل کھائیگی او ترک چاکس ہو کر	اوڑینگے چکیو میں تر کش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد ہو اشد تیرے ظلم ہیکا	
زبان خلق کی میر جو بجائے کب سبھلتی ہیں	کلیجے پر برابر جہیمان طغزوئی چلتی ہیں
نئی عادت بڑا لی کتب باتیں کچو چلتی ہیں	چھوٹے چھوٹے کیوں بہشتیوں شائین کچلی ہیں
تھمے سے پڑے ہیں عالم ہر ذوالقرنین کی سکا	

ہوئی سوا البیانی تیری سحریر گلو بیشک	یہ سب باتیں ہیں لیکن ہر دہن میں گنگو بیشک
کرین کیا ہم کو حق نے کتنے نہیں بخشا خوشاد کا	
سندان غیب ان بھی ن تو یہ ارفاق بھی بھیز	شاید جب قوم ہستی کی حالت میں سمجھیں
بہت حق نے بھی دی ہو گا یہ وہی سمجھیں	محل گفتگو میں کیا حساب خامشی سمجھیں
مگر صدف دہان تنگ اشارہ ہو نادر کا	
وہ کہ مدعی ہیں بخود صہبائے نادانی	جائے ترکیا نہ شاک کھینچیں گے پشیمانی
نہیں اتنا سمجھو میکش ان بزم حیرانی	دہن میں تا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گزرائی
یہ نقطہ ہو کے مرکز دوریم مدح احمد کا	
وہ احمد جس کو پر تو ہی ہر دل آئینہ معنی	شنا سے جس کو صندوق جواہر سیتہ معنی
مرثعہ دست کتاب میں پڑی دیتینہ معنی	ملا ہو کب جسکے وصف گنجینہ معنی
زبان نے رتبہ پایا ہو کلید قفل اسجد کا	
بٹھا کر صدف بھٹا پڑن طرف انہوہ قدسی کو	چراغان کے عوض چمپا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک سیاری کو	بچھا کر فرش اطلکس کو جاکر عرش و کرسی کو
ازل سے انتظار اند کو تھا جسکی آمد کا	
ختم تعلیم پائے پہر ہی جسکے دبستان میں	سلامت نفع جس کو پوشا الفت سر طوفان میں
گدا او میں جس کو چھ چاک گریبان میں	قدم آؤ سے جس کو مشہرستان ان مگان میں
ہوا ہو یوسف کنعان لقب حسن مقید کا	

یہ سب باتیں ہیں لیکن ہر دہن میں گنگو بیشک
کرین کیا ہم کو حق نے کتنے نہیں بخشا خوشاد کا
سندان غیب ان بھی ن تو یہ ارفاق بھی بھیز
بہت حق نے بھی دی ہو گا یہ وہی سمجھیں
مگر صدف دہان تنگ اشارہ ہو نادر کا
وہ کہ مدعی ہیں بخود صہبائے نادانی
نہیں اتنا سمجھو میکش ان بزم حیرانی
یہ نقطہ ہو کے مرکز دوریم مدح احمد کا
وہ احمد جس کو پر تو ہی ہر دل آئینہ معنی
مرثعہ دست کتاب میں پڑی دیتینہ معنی
زبان نے رتبہ پایا ہو کلید قفل اسجد کا
بٹھا کر صدف بھٹا پڑن طرف انہوہ قدسی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک سیاری کو
ازل سے انتظار اند کو تھا جسکی آمد کا
ختم تعلیم پائے پہر ہی جسکے دبستان میں
گدا او میں جس کو چھ چاک گریبان میں
ہوا ہو یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھاؤ آنکھیں جسکے خواب میں آنیکو پرشیدا	کیا جو بستر و اماں شفاعت پڑھے صیان کا
حمایت پر ہو جسکی آست مر حوم کو تکیا	ہمارا خواب غفلت تکمیل کا نہ غفلت ٹھہرا
بروز حشر بنکر خواب نخل جسکی سند کا	
فروع اوس سے شریعت کا ہو سیایش حقیقت کی	وہ ہر رنگ و ناسوت شمع بزم لاہوتی
وہی ہر رونق ظاہر وہی ہر زینت مخفی	بیاض عارض صورت سوا گیسوئی
جواہر سر مرہ چشم گردش چرخ زبرجد کا	
عجب صورت سے چمکا اختر آئینہ عالم	صفایا تاہو اوس سے جو ہر آئینہ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینہ عالم	جلائے کن فکان و سنگر آئینہ عالم
سعادت ہر شرف ہو نیر نور مجرود کا	
گرادی قیمت جام شراب پر کمال و سنو	جدا کی سائرا فلاں سے گرد ملال و سنو
کمالا پڑستو نگر لے گد رسیو لال و سنو	مرا گد رسی فقر فخری کی حلال و سنو
اڑا ہر جام جم سے سنگ مقصود اوسکو مقصد کا	
سوائے کہ دھن کش اور نکلے توں سے	نہ اوسکو کام شمت سے نہ کچھ طلب سے
شہنشاہ و نون عالم کا مگر نفرت تجھ سے	سری جاہ پر فخر اوسکو وہیم توکل سے
حریم نازین تکبیر خدا پر اوسکی سند کا	
چمک یوں چرخ انوکھین خوشید سوا فضل	یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
شبمید صدف ہو کیون نہ ہر مخلوق کو اکل	کچھ ہر رحمت و ان کی گویا شکل مستقبل

لکھنؤ میں مکتبہ دارالافتاء میں لکھا گیا ہے کہ اس کتاب کی تصانیف حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمائی ہیں۔
 مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ اس کتاب کی تصانیف حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمائی ہیں۔
 مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ اس کتاب کی تصانیف حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمائی ہیں۔

لکھنؤ میں شریف خان صاحب کا مکان اور ان کی ساری کتب و کتب خانہ لکھنؤ میں ہے

۱۲۱

سکون کی واسطے نافع ہوا تو ہونید عرق کا	
اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب ہر نور سے	اڑھائی آسمان کو نیلگون چادر اسی غم کی
غریب مہر مکہ تھے کہ کنعان بطحی تھے	عجب کیا ہوا اگر کعبہ لباس مانتی پہنے
کسے ہمیشہ پیقوب دیدہ سنگ اسود کا	
غیر جانسوز صبر نہ شستو نگاہیں دل پانی	قلم کی سینہ چاک کچھ نہیں ہو جاویرانی
نہر و فیض ثواب مائے محبوب یزدانی	صبر پر جامہ سراسر غم میں ہو کر درخیز خوانی
قلم کو بیگان بازوئے اشد کے پید کا	
کچھ سطح زمین پر جبے خط و خطہ انور	شعلہ ہر کو پر کار کے مانند ہی چکر
ثواب طوف جہ پاتے ہیں قدسی گرو پیکر	شب و آسمان ہو تو زمین بانی و سکر و پیکر
کہ ہو نو و اسرو نہیں ایک مرکز کاف گنبد کا	
نہیں سبج قمر بقعہ ہو انوار شہد کا	بہا بہر ارات من فیضان ہو نور مجرود کا
عجب عالم گلشن ہو عجب جلوہ گنبد کا	بیان ہو کس و شان و ضہ پر نور احمد کا
کہ جس پر اک غلاف سبز ہو چرخ زبرجد کا	
گردن صدف بنا یا صدف نعت و سکر شہد کا	فلک کہنا سبب ہے تاہر کسہ شان گنبد کا
نہیں کیسی نشین قہر جو سمجھوں عرش امجد کا	لکھنؤ اک مختصر جگہ کہ رو ضہ ہو محمد کا
یہی سند الیہ اچھا سبب پر نفع شہد کا	
پہر ہو کر کا دعویٰ صداقت کو کمان ہو چنچا	تعلیٰ ہی تعلیٰ تھی جو وقت امتحان ہو چنچا

نہ تا قندیل ز نور چرخ آسمان ہونچا	نہ کروون کاغبارا تاغباراستان ہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا	
تزل ہر حال و سکا ترقی جسکی فطرت ہو	یہ دعویٰ ہو یہی فلسفی کیون کر م حجت ہو
تو بہ جانبہ کر اگر شان طبیعت ہو	کرہ آتش کا کوسون بگیا نیچو یہ حیرت ہو
کہ میر سوئے فلک کیون شعلہ ہو قندیل کنبد کا	
کہو نکلے نہ نسیر طائر اپنے اشیائے سے	تھکا باز دے مرغ سدہ اس نعمت پر آنو سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا جھبکا نے سو	سنا جاتی کا آنسو دھلکا اسکے ہٹا ز سو
ہوا ہو ذرۃ التاج سعادت فرق فرقہ کا	
یہاں کی گرد ہو کھل الجوا ہر سکوتر ہو دے	نپاٹینگے اگر قدسی تو دور خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک و ترا	فلک اب کو کب مدار کی جھاڑ واٹھ جائے
ملا اکٹھ ہوڈھتو پھرتے ہن ہر مہ خاک مرقد کا	
زمین و فضا نور فلک ہو ہو کہیں افضل	ہوا ہر ذرین دیوار چشم جو ہر اول
غبار دے ہو آئینہ خورشید کو صیقل	جبیں شایر ہو پر ہو خاکِ ستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہو کلاہ فرق فرقہ کا	
بلند یہیں بلان یہ و فضا نفعوت نشان ہونچا	جہاں اوٹکر نہ شہباز خیال قدسیاں ہونچا
جبیں شمس آگے وہ سنگ ستار ہونچا	زینت آسمان ہو چو سکاں لامکان ہونچا
کہاں تباہ ہو لکھے اوسلی خاک پاک مرقد کا	

ہا اگر وہاں ملک میں عالم اخراج کو عیش ہو	زمین پر چاندنی یا سایہ قصر سر یوسف ہو
فلک شمس ہو یا شمسہ ایوان کوکش ہو	عیان ہو کہکشان یا نقش محراب کش ہو
فلک ہو یا کلس رکھا ہو چھوٹا سا زمر کا	
زمرہ وضع کو مسجد زمین آسمان کہیے	عبادت خانہ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست بالامان کوٹ مکان کہیو	ملازمین انسان مرجع قذوسیان کہیو
کہیں ہو قبلہ حاجت کہیں ہو کہنہ قصد کا	
طبیق انوار کے دبا بریز زمین جو پاتے ہیں	پر گسبادت سر پر اپنے رکھ کے لاتے ہیں
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہیں	سلام حق کو لیکر و میدم جبریل آتے ہیں
عجب نمون کھیا اس بیت میں آورو آء کا	
صفات دس و بالا کو بہت بڑھ کر بیان ہو	بلند ایسے بند نصیحتوں میں کج آسمان کہو
قلم کو فاختہ کے مثل سر گرم فغان کیجھے	ہو جہیلان سن میں کو تختہ سروران کہو
قیامت ایک سید جاسا ملا ہو قافیہ قد کا	
قیامت میں ہو کیا دھڑکا سواد دفتر تدکا	نظر میں نور ہو تیسے بیاض صفحہ خدا کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہنچے خاک شہ کا	تصویر میں ترے جنت ہو گوشہ انہر قد کا
کہ تھا لائبریری چشم تر کا ہو طوبی تری قد کا	
کہیں شمس قرعے بڑھ کے جلوہ ہو تری خدا کا	ترے پر تو سے چکا آخر تقدیر فرقہ کا
دو عالم میں ہو پھیلا نو تیری ذات شہ کا	محمد مصطفیٰ پہلا ہے تو نور مجرود کا

	ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تری قد کا
گلستان سو کوہ کھ چھوڑی پڑی سرود کو کو سوا و ثبت تشبیہ کیسے تیرے گیسو کو	مبارک نافہ مشکین خشن بین ناف پہ کو نہ یہ زون پہو پڑاوسکی رنگت عنبرین کو
	بہار گلشن تیزیہ ہو پوٹا ترے قد کا
دو بیتی سو دور وزہ نیست مین وہ ہر تاشقا میشہ ایک جلون مین مجھے لطف و بالاہو	دو چار آنکھیں مین تجھنو و عالم کی لانا مزا و ناہو سر و خط کے پہلو مین لہو لہو
	کر و نمین دیدہ احوال سے نظارہ تری قد کا
کہ ہو و حسن مطلع صفحہ مہر قیامت مین بیاضی مطلع حاض ادیوان وحدت مین	لکھو کیا حدت خطاب جان بخش حضرت مین بلند اک بیت ابر و خرو کلیات قنطرت مین
	لکھلا مطلع ایجا و مین مصرع ترے قد کا
گر شکل تھی ذات ایک تیری او عالم دو بنایا رہنما جب عالم ایجا و کا جھکو	سیالت ہو تری منظور تھا سب کو بہت ہو زہر حکمت کے آئے راہ پر گم شدہ تھو جو جو
	ہوا خضر سر راہ عدم سایہ تری قد کا
بنایا نوکتیانی سو ستارے حضرت کو نر کھاسایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو	دوئی ہو کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوس کی بقیامت کو
	جو روشن زم وحدت مین ہوا اکا تری قد کا
خلاصہ تیرہ و شمس کا تری صورت مین	بیان شمس اللہ ہر ابرو کی آیت مین

ملاحظہ فرمائے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

سترى بائین شریعتین ترجمہ طریقت میں
 کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں
 سدا پاسبانی تحقیق ہو جملہ ترے قد کا
 نہین کی تجھ سے باہر ایک بھی قدر کی نہرگی
 ازل سے تو تری تقدیر ای محبوب حق کی
 لگایا او میں ست آدم آئینہ ترے قد کا
 بہت پرزدور تھا ہر چند غامض سے تر کا
 پس صد محو اثبات ایک ت میں کچھ خاک کا
 تبا یار است نقشہ کلک تر سے ترے قد کا
 او دلینا بہت شوار ہو میرا چن محسن
 بھلا دیتا ہوں میں دم بھر میں سارا باک چن محسن
 کہ جو ہر دوری تیغ زبا نیویں صفا حمد کا
 امیر و سکا مقولہ ہو کہ جو اس او پر آئے
 ہی شجاعت سے تعلیم پائی شکست و میں نے
 بڑے اوستا دے مجھ کو سکھایا ہے پھری گد کا
 ذہن غیب سے غلبہ فہم سے اس قلمرو میں
 سدا کو کے کمان چائیکا ہمسایں قلمرو میں
 کہ یہ دانا حکومت ہو مظفر کا موبد کا

سترى بائین شریعتین ترجمہ طریقت میں	کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں
سدا پاسبانی تحقیق ہو جملہ ترے قد کا	
نہین کی تجھ سے باہر ایک بھی قدر کی نہرگی	تجلی و جہان کی تو نے اپنی ذات میں دیکھی
ازل سے تو تری تقدیر ای محبوب حق کی	خدا نے زیر و زبیرت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا او میں ست آدم آئینہ ترے قد کا	
بہت پرزدور تھا ہر چند غامض سے تر کا	نتحا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو اثبات ایک ت میں کچھ خاک کا	مٹا دالین بنا کر صورتیں آدم سے تائیگی
تبا یار است نقشہ کلک تر سے ترے قد کا	
او دلینا بہت شوار ہو میرا چن محسن	ٹھہر سکتے نہیں گے مے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہوں میں دم بھر میں سارا باک چن محسن	مقابل مجھ سے ہو کیا درویدلن سخن محسن
کہ جو ہر دوری تیغ زبا نیویں صفا حمد کا	
امیر و سکا مقولہ ہو کہ جو اس او پر آئے	جھٹکاتے وہ تسلیم پہلے پاؤں پھرے
ہی شجاعت سے تعلیم پائی شکست و میں نے	فضائے تنگت اس قلم میں نقطہ و خط سے
بڑے اوستا دے مجھ کو سکھایا ہے پھری گد کا	
ذہن غیب سے غلبہ فہم سے اس قلمرو میں	قلم جاری ہو اچھلکے کرم سے اس قلمرو میں
سدا کو کے کمان چائیکا ہمسایں قلمرو میں	سزا حاسد کو ہو دار قلم سے اس قلمرو میں
کہ یہ دانا حکومت ہو مظفر کا موبد کا	

تماشا دیکھیے بحرِ سخن کے جزر کا مد کا	
وہ جو بلِ مکان دو نوں میں ہر جلوہ نو پرچہ کا کھینچا مطلق کا کہ میں نظرِ عقید کا	وہ اک غنچہ یہ اک گل ہو تیرے گلزارِ قصید کا احد کا غیب میں ہو رشتہا تو میں تو احمد کا
ہو شہود ایک ہی بیشک و چشمی کا شہد کا	
ہو تجبِ غیرت میں بخور و قصیدہ ہو نہیں آئے مجھ پر حرفِ گراں صاف و کھو	لکھے مطلعِ برابر کے جو پائے قافیہ دو دو بجھو یہی لکھا آئینہ کی صورتِ انظارِ قد کو
نہ آیا نہ تھا اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا	
ہو تیرا اٹھو آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو موزا بنیاد سے کیوں خلقِ جبرِ حضرت ہو	یہ رضوانِ صاف و شبنم ہو اگر چشمِ بصیرت ہو یہ تھا منظورِ رفتہ رفتہ تکمیلِ نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا	
بڑا لکھتے ہو اس تاخیر میں گر غور کر دیکھے نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق تو مجھے پہلے	کہ اس نصیب پہچان دیا عروم پہچانتے کہ دستِ حسنہ گر فارغ ہو تو قصودِ مصلیٰ سے
مقید پھر نہ ہو کا مطلق ایجا و قیث کا	
خلیل اللہ نے کی راہ کیا ہی گم فزاری مورے نگارے غنچے بھولی شعلہ نکو انفراری	گمانی تجھ سے لو اے گرے باز اربطنا ہی تیرے رشتے مثلِ شمع کی آتش کے گلباری
ہوا ہر تجھ سے روشن نام تیرے جدا مج کا	
غلط ہوں قرآنین کا تب اعمالِ چکرین	مدینِ نبوی ہی کی رہبائیں باقی سارے زمین

بدی کی جو رقم ہو چاہے نہ نہانی کے گھر میں	محاسبہ شفاعت تیری گردیدانِ شہین
صبح آئے نہ میزِ نین سیاہ و قہر کا	
سوائے کے لاعلم ہیں بہتریِ فطرت سے	ملک جن بشر کوئی نہیں جاقفِ حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقتِ نین بہتریِ فطرت سے	کچھ پہلے تیری تصویرِ ازل میں دستِ قدر سے
یہو الفطرت اسے شتقاقِ دل تریِ خدا کا	
مناسب تیری نگاہ کی حلیم بیتِ یزدان کی	مزمین ہو ترے خط کا کاتبِ عرش سبحان کی
تسے عارض کا شمع چاہیے ایوانِ ایمان کی	تسے لبر کی ہو محرابِ لازم طاقِ عرفان کی
یہ اس سلام کو درکار ہو باز و تسے ید کا	
دکھائی شہر و انجم نہ مجھ کو آسمانِ ہی	مری نظر زمین ہو اک گردہ چہر شہنشاہی
ہوئی تیسے مرتبہ کما ہی کسکو گاہی	تجمل کا تسے ناہی مرتبہ سے تا ماہی
شہر سے شور کا ساک کا و تکبیر تیری مسند کا	
غلامِ رکھو تیرے ہمارے کھلتا درخیزان	مکھینے کر نیا سینِ ظاہر ہی خد متنگداز کین
نغمہ شادی ہرن و لونِ محو تیری پلیدین	الم صبر و فیرے و شمنو کی نمکسایہ کین
خوشی کو کام ہر تیرے محبوب کی خوشامد کا	
طبیعت کے خنڈاز کو منظور آرایش ہر	گر نہ اون کی مدامی ہو کب تیری نمایش ہر
بہشتِ شہوارِ نعت و حیت کی کشایش ہو	ستایش کے لیے تو اسے تیری ستایش ہو
اس کا کہ روادار ہو از ہما و صاف مد کا	

خداوند و عالم آپ تیری طرح کرتا ہو	سوسے چننی سوسے نازل ہر اک مین فکر تیرا ہو
جو ہر تیری انا پر بند ہم مین سو وہ چھا ہو	سواشے کے کیسی طرح کرنا جنکا شیدا ہو
یہ سچ ہو وہ یہ ہے تیرے ہیں جھوٹا فضل اسجد کا	
ترجمہ تین اے حاجت و اعباس تیری	رنا ہون جنتیں تیری ہی دے سے دین وینا
شنا سے دوسرے کیونہ آلودہ زبان میری	نیچو ہش کر کر نہیں بھر بھر تیری ہی لاجی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا	
بڑھے سوز و رونی و اناغ عشق فقہ سنا ہو	تا شاہر کہ چکے بخت نور مرہ عرفا ہو
شیر بھلین اٹھیں شعلے ہمارے برق لعا ہو	چمکے ہو درد کی دلیں خیال سے تانا ہو
ستارہ اوج پیر ہر جہم کے برہنہ شیدا کا	
پھنسا دے دام کیسے سلسل مین مجھو بسا	پیان متکب ہر اوج انا تجھ پر چکے دمیرا
یہ جو نہیں شہر پاجب قفس چھوڑ وینا خاص کا	کنہ دل سے چوٹی نہ تیری ڈو کر کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھکا کا طائر روح مقید کا	
بنامے مجھ کو یا مست اپنی چشم شہلا ہو	کہ بھونے سے تفرس بجھا گے بام وینا
دل دہشی کسے رم و دون عالم کی تناسے	ہر ان ہونشہ میرا نشا تین مین وینا سے
یہ جان کف تصور کے مین و وال سو دو کا	
کے خاصیت کا کسیر پیدا میری خاکستر	نہ رہے ہو مظلما ہو میرے اعمال کا دفتر
مکھ مین اتھانکے پیشگاہ حضرت او	ہر گنہ رچے سونا دھرا میزان عشرت ہو

اوٹھو نہیں قبر سے مخمور تیری چشم اسٹو کا	
کسے سے یہ بتا بیان ہرج کوثر میں	جگمگ مجھ کو ملے رشتے کی صورت قصہ گوثر میں
رقم ہونا میرا وہ قہر خاصاں اور میں	وشترو کیجہ کہ مجھ کو کہیں یوان محشر میں
جگمگ خالی کرو مذاح آتا ہے محمد کا	
کھا آہ اس قصید کی جو مینے وصف نظر میں	عوض ہر بیت کے پاؤں سکونت قصہ جنت میں
کیونہیں سبکہ اکثر شعر و وزن صف قامت میں	تلائے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت میں
بطر تازہ ہو وزن پہنے اشعار مجد کا	
قصیدہ ختم ہوتا ہو صلہ اس کا عنایت ہو	اوٹھاتا ہوں عاکو ماتھ وایا بابا جابت ہو
بغل میں قصیدہ سر پر اکیلے سعادت ہو	تسے دیا رہیں ہر وقت ہنر کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملو عیش مغلہ کا	
یہ سچھو کہ تیرے خالق کے صورت جد مجھوں	ظہر شانِ جدت کا میں گنج کو وہ سطا مجھوں
حق آئینہ ہو دل پر صاف اصلی مدعا مجھوں	ترے عارض کو میں آئینہ نور خدا مجھوں
کہ فہم شہر وحدت ہر الف ایمان کی ایک کا	
فہم مجھوں رخ تابان کو یا مہر ہما سمجھوں	کلف سہیل جلن سہیل میں سمجھوں کیا سمجھوں
یہ شبہ ہیں پر عکس ایک فریق نہا سمجھوں	ترے عارض کو میں آئینہ نور خدا مجھوں
کہ فہم شہر وحدت ہر الف ایمان کی ایک کا	
وہ تحریر کیے ذوق سے بڑھ جائے تروستی	قلم کے کلیں آفسو ہو یہ جوش خندہ شادی

شمول اشک شیریں و دوات ہندو بہو پکی	الہی پیل جابے روٹنائی میسے نامے کی
بڑھا معلوم ہوا فقط احد پیریسیم احمد کا	
کبھی کام آئے شتاوی میرے نامے کی	کوئی تو رنگ لائے شتاوی میرے نامے کی
تہی صنعت دکھائے شتاوی میرے نامے کی	الہی پیل جابے شتاوی میرے نامے کی
بڑھا معلوم ہوا فقط احد پیریسیم احمد کا	
ستار پنج نمبر	ستار پنج نمبر
الہم صل علی محمد عبدک و علیک النبی الامی	الہم صل علی محمد عبدک و علیک النبی الامی
والہ و صبا چارہ و آسمان و ابد	والہ و صبا چارہ و آسمان و ابد
شعبہ اجری	شعبہ اجری
بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
تقریباً تیسرے مولوی محمد حسن صاحب بن مولوی حسن صاحب کوئی کوئی موصوفہ	تقریباً تیسرے مولوی محمد حسن صاحب بن مولوی حسن صاحب کوئی کوئی موصوفہ
رباعی	رباعی
جز احمد بے میم نہ عیب نہ شہوت	جز احمد بے میم نہ عیب نہ شہوت
از قطرہ چکیدن خوش وازدوانہ ویدن	از قطرہ چکیدن خوش وازدوانہ ویدن
ابا بصدف گوش از نگہ لہریز و دامن نگاہ از چمن لالہ	ابا بصدف گوش از نگہ لہریز و دامن نگاہ از چمن لالہ
ایست بہ شیدان است - صفائے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن - لالی الفاظ آباد	ایست بہ شیدان است - صفائے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن - لالی الفاظ آباد
طالع چادر گرہ بہن است - واز بازو ضایعین بہ بہار را رونق باز را رام شکستن - شاہ بہن	طالع چادر گرہ بہن است - واز بازو ضایعین بہ بہار را رونق باز را رام شکستن - شاہ بہن

تازک را مالایه مرورید صفا و گاه - و تری کیش کشته راز یو کل رنگت بو - نقاش صورت آینه
 تسلیات بخار شایه یزیدیه نشی رامیر اندازن یو لوی کرم می نیایست که چرخ ینا کار و خجکده
 فکر بلندش همیشه خود و بر طاق و اندیایه بیکه اردو سو فلک نیلگون و چمنستان بیت لیش
 حکم سیره بیکانه وار و نیایش او شیشه خانه نازک و آبی نیرنگ بل پرست - و خالده را
 در نیم افون طرازی خرام جادو گرمی مسخر زور دستش در شکار کبک رسی شاهباز
 قتیق بندی ز پانش مدح کرده و در مقام طراز - شکل لندی وقت تلاش و لبر سخن تهمت
 دهن - و ما شکافی بهار تصور خنجر یعنی رانشور شگفتن - ترجیع بند الفاش از تواتر و
 مضامین سلسل و مصرع لبش از جوش نشسته معانی پیما نه مستزاد و بغل بغل غزل جسته را
 سواد تحریرش غمتن - و عقیق آباد قطره را رنگینی تقریرش من - فیض خلعتش معرفت
 نامشیده فقیر مسق قامت موزونی آرست - و سبزه خوابیده نشست الفاظ بازگذا وانی
 برخاست - اکنون گرمی آن شدار نهاده کانون خیال از بنیاد تشکله بجایه غمتن است
 وانی آن قطره عوق فعال از بنیاد بر و غبار ساحل غمتن - الغرض نشسته صبا کمالش با یکده
 ناقص بخندی جوش سلال است و مهرش او فضا به ذره نوازی تاثیر آفتاب و خیال

سپاسی

اشعارها مجسم گردانید	جوش اثر آنکه سخنانش دید
مکویا هر ریشه زمین مجسم	بر خود بالید و سبستان گردید
سنجید نظر که خامه شنی آتش گیر از کجی که با گر شهر گل مستقیبش کند نیم رخ آید - و کاکازاد	

تفصیل اگر از زمینگی گل نشسته بر دوار و بهارش خزان گردد - بلند می مصرعهایش جبین سخن را
 ابروست - و صفای تر کیش عارض نظم را آبرور و هیچ رخسار لفظ از بندش نکیند و رشک خند -
 و طره کامل مضمون از گره بند می نشیند و بگوید - درستی سلسله شوخی از شکست گیرد
 عبارت چیست - و شکسته سخن کله گوشه عبارت بهانه شوخی درست - نظر باز معنی از صورت
 الفاظ محبوبی در بر - و صورت الفاظ را از صفای معنی آینه در نظر - بنج خورشید بزال حسن انگشت
 صبح شالش صادق نیاید - و تمسخر به سبک حیرت غروب بر پله ورزش بنجیدن نشاید -
 طبیعت مشکل پسند که به نظم بر دین سر آید همان یکشید گره بر جبین است - و فکر از کربت که
 بخیا انجبه مگر خان نماند بدل میزد و پشت دست بزمین - سار قدس لغات مهند با سنا بجان
 و طرب است - و گویی انور علی جلوه فروش شمشاه عرب - و دایع کبریا قبول از غزین
 حرمت نثار پر از و زنجار گلی در دوار چستان بکرمت در اهرت ساز - و با شعی

پنجمی اوج کبریا سخن است
 ملاح میبرد و خدای سخن است

این نظم اجماع صفت سخن است
 حقت که در مدینه مسلم می شن

بسم شمع موز و نش چون و بیابان نسخه بجد تاریخ گردید - و منقش سیه افاتمه طراز و درود
 ماثور اخاتمه پروا گر نمید - بهمانا تاریخ اولین از منقح الف خاتمه جاود طرائق قفل حیرت
 داده و دم از صدا وصل عالی که چشم قبول است و ازل طغای عنوانش کرد و جلوه نمود - یارب
 در امان قاف قیامت که جزا را عمل کنند ثقیال فعال ماضی با هر نقطه این نامه مکرز کاف
 کرامت - و دندانه شیش قیامت مدوح تشدید نوحا کینه قبل مغفرت با فقط

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده	
من و پر غفلتی و بختی سردی	دشمن نفس و رکیب بدی
تو مرا زور و محبت و سندی	تو مرا تاب و قوت و مددی
یا حبیب الاله خذ بیدی یا بجزئی سواک مستندی	
خانه بگذاشتم بر سوائی	نه عصا دارم و نه پسنائی
شور قیامت بدشت چائی	انت یاسیدی و مولائی
یا حبیب الاله خذ بیدی یا بجزئی سواک مستندی	
نه ز دنیا مستم نه ز دین	دشمن جانم آسمان زمین
دوستان دشمنان و چنین بجزین	دشمنان بهر دشمن کین
یا حبیب الاله خذ بیدی یا بجزئی سواک مستندی	
خون صد آرزو بگردن من	خویش بیگانه دوست دشمن من
خانه زندان و راه زهزن من	ماندم مشکل ست و رفیق من
یا حبیب الاله خذ بیدی یا بجزئی سواک مستندی	

منہم و رہزن درہ خطور	دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی منہزل دور	شب دیجور و چشم من بے نور
یا حبیب الالہ خذ بیدی	
یا عجندی سواک مستندی	
بسکہ بودم حریص فسق و فجور	گشتہ ناخوش ز من خدا شو غفور
ہست اکنون شفاعت تو فرما	آدم بردہ تو از رو دور
یا حبیب الالہ خذ بیدی	
یا عجندی سواک مستندی	
کار من بترست ہر نفسے	دل پراز درد و سر پراز بھسے
بیکسم در جہان و نیست کسے	ہمدے یا ایس درویشے
یا حبیب الالہ خذ بیدی	
یا عجندی سواک مستندی	
صبح من شام شد ز شامت من	ہست ہر روز من قیامت من
شو شفیع و مکن ملامت من	نیست جز بردت سلامت من
یا حبیب الالہ خذ بیدی	
یا عجندی سواک مستندی	
سوی ملک جازم آہنگ بست	نام ہندوستان مرا نگ بست

<p>آستان هزار فرسنگ است ویدہ ام کوہ پاستہ ن لنگست</p>	
<p>یا حبیب الالہ خند بیدی مالعجندی سواک مستندی</p>	
<p>کفر ظلمت شدت در طغیان چار سوے سواد پندستان</p>	<p>زور ظلمت و قوت شیطان خوف جان سست و خطرہ ایمان</p>
<p>یا حبیب الالہ خند بیدی مالعجندی سواک مستندی</p>	
<p>کشتہ بخون من جفاکارے و شمنم ظالم ستہ کارے</p>	<p>من و در حال خود گرفتارے نہ مرا موئے کشتہ چارے</p>
<p>یا حبیب الالہ خند بیدی مالعجندی سواک مستندی</p>	
<p>کشتیم تہ نشین چو ویدہ تر گشتہ ملایح و ناخدا مضطر</p>	<p>بجز پیر جوشن جوشن پیر خطر سز سامان گذشت و آباز سر</p>
<p>یا حبیب الالہ خند بیدی مالعجندی سواک مستندی</p>	
<p>رفت تابا ز تن و ول از بر من آپ چشم گذشت از بر من</p>	<p>راہ گم کرد و خضر تہ بر من نہ کسے یار من نہ یاور من</p>

	<p>یا حبیب الاله خندبیدی مالعجمندی سواک مستندی</p>	
<p>خارا ز پائے و پایم از رفتار کار از دست و دست من از کار</p>		<p>زخم از دل گذشت و دل ز قرار رفت هوش از سر و سر از دستار</p>
	<p>یا حبیب الاله خندبیدی مالعجمندی سواک مستندی</p>	
<p>غرق شد ناخدا سے رہبر او من بیدست و پاشنا و راو</p>		<p>کشتی من شکست و لنگر او بحر و هر لحظه جوش و یگر او</p>
	<p>یا حبیب الاله خندبیدی مالعجمندی سواک مستندی</p>	
<p>ویدہ بر نقش پائے یار انم راہ گم کردہ و بیابانم</p>		<p>کاروان رفت و من پریشانم وزرہ وشت و گرد میدانم</p>
	<p>یا حبیب الاله خندبیدی مالعجمندی سواک مستندی</p>	
<p>نور چون چشم سدر مبین بیان این مناجات بر لب ایمان</p>		<p>ظلمت و ہر چون صف مرگان من الملک کفر را بزبان</p>
	<p>یا حبیب الاله خندبیدی</p>	

<p>ما بھجندی سواک مستندی</p>	
<p>روحم از تن جدا و تن نہ توان</p>	<p>سینہ پر یاس و یاس بے پایاں</p>
<p>جان من بزلست و لب یفغان</p>	<p>دل پرا زور و دور و بے دریاں</p>
<p>یا حبیب الالہ خذ بیدی</p>	
<p>ما بھجندی سواک مستندی</p>	
<p>لاکسان بے سبب مرا دشمن</p>	<p>ہمہ خود آشنا خلد دشمن</p>
<p>دوستان سنگدل و غا دشمن</p>	<p>جملہ کشتن کشت آشنا دشمن</p>
<p>یا حبیب الالہ خذ بیدی</p>	
<p>ما بھجندی سواک مستندی</p>	
<p>رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ نصیحت</p>	
<p>مولا مرے عقدہ ہاے مشکل و اگر</p>	<p>ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کہ</p>
<p>بد ہون یا نیک تیری امت میں ہیں</p>	<p>محشر برپا ہے تو مجھے برپا کہ</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>یار پآہ رسا مدینے پہونچے</p>	<p>ہر نالہ دل مرا مدینے پہونچے</p>
<p>چہے کا جو رنگ ناتوانی سے اوٹے</p>	<p>اگر تا پڑتا ہوا مدینے پہونچے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>اگر در خیال شکے و سرمن</p>	<p>کشا بند گره نہ بال و پر من</p>

ملک افغانیہ متغلوب یہ خطہ ترقی یافتہ تخلص صاحب تصنیف

دارم گر ہے و شکل نیست کی نیست	جز نقد گره در گرد گوهر من
ایضا	
اک شان خدا ہو سید عالم جاہ	ملک قدم وحدوث کاشا ہنشاہ
جس ولپہ کھلی حقیقت و سکی محسن	بسیاختہ بول و شعا کہ اللہ اللہ
ایضا	
سر سبز کنایے سید ابرار مرا	دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
چون دانہ ہزار بار بر کو زمین	گر چرخ بیگند تو بر دار مرا
ایضا	
یار بے یغییل حسن آن شاہ زمن	سیکروان ہر زیان من سود من
گریسوز می چو شمع رخسار بسوز	وریش کنی چو زلف مشکین مشکین
ایضا	
عقدے شکل کے میرے مولا واکر	ثابت قدم منزل استغفار
دیاندہ ہوں جستہ حال ہوں بکین ہوں	سر پرے ماتھ رکھ مجھے برپاکر
ایضا	
زان پیش بیا کہ سن بنجاک ہمیزم	جان چون گہر سخن بیات ریزم
وصفحہ ویدہ و دلم اسے محبوب	بنشین چون نام و چون نگین نخرم
ایضا	

تذکین برسی بزم اسے شبہ خوشنما ہو	باقی تو او داسی ہو عیان ہر سو ہو
تشبیہ کا پاتا ہوں مرتع سنان	تزیہ کو ویکھا تو مقام ہو ہو

شام شد

قاعدہ سراین پیداشدن لفظ احمد از احد واحد از احمد و نیز از ہر فضی کہ فرض و شہود
بلا تبدیل و تفسیر قاعدہ ایجاد بندہ محمد حسن عفی عنہ برادر خرد و صفت قصیدہ

اسے خلوتیان پردہ راز	گوشتے کہ صدا چہ پید ہوا	اعراض جواہر انچہ بو بہت
آئینہ وحدت وجود ست	رنگین چمن جہان و مافیہ	رنگے بود از بہا تر سزیہ
ہر قطرہ بساط بحر بردوش	ہر ذرہ بہار مہر درجوش	در عالم وحدت آشنائی
آج سہ بندگی خدائی	آرے ز دل حقیقت آگاہ	خوش گفت ہر آنکہ گفت و شد
خاصان خدا خدا نپاشند	لیکن ز خدا جدا نپاشند	ایک سیانی از سرم
در گوش رسید بر دہوشم	پیدا شود از نوالے این نچہ	احمد مثل احد ز ہر شے
پیش نظرات ظہور گیسو	احمد ز احد احد ز احمد	پس ہر لفظ کہ خواہی ایجان
احمد اوش کن چہا چند	یک کم کن و ضرب دہہ چارش	کن طرح ہشت و ہر شمارش
بنیاد عمل بود از نیجا	یعنی پس طرح ما بقی را	در تہ بزین و زیادہ کن یک
حاصل شود ت احمد یک	وز بہر حصول احمد آنرا	زن در احد واحد میفرما

برفسکہ تو حسن آفرین باو
است ز منے آفرین باو

مثالہ			
۲۱۲ حاصل	ضرب در ۴	عدد ۵۳	احمد
تقسیم بر پشت	۸۴۴ حاصل	ضرب ثانی در ۴	بعد کی یک باقی ۲۱۱
یک زیادہ	۱۳ حاصل	ضرب در ۳	باقی ۴
		کہ اعداد واحد اند	۱۳ حاصل
مثال ثانی			
۵۲ حاصل	ضرب در ۴	عدد ۱۳	احد
تقسیم بر پشت	۲۰۴ حاصل	ضرب ثانی در ۴	بعد کی یک باقی ۵۱
یک زیادہ	۵۲ حاصل	ضرب در ۱۳	باقی ۴
		کہ اعداد جمع ہوتے ہیں	۵۳ حاصل
مثال ثالث			
۸۰ حاصل	ضرب در ۴	عدد ۲۰	بادی
تقسیم بر پشت	۳۱۶ حاصل	ضرب ثانی در ۴	بعد کی یک باقی ۷۹
بزیادت یک	۵۲ حاصل	ضرب در ۱۳	باقی ۴
		کہ اعداد جمع ہوتے ہیں	۵۳ حاصل
برائے استحصال احد			
۸۰ حاصل	ضرب در ۴	عدد ۲۰	بادی
تقسیم بر پشت	۳۱۶ حاصل	ضرب ثانی در ۴	بعد کی یک باقی ۷۹
بزیادت یک	۱۲ حاصل	ضرب در ۳	باقی ۴
		کہ اعداد واحد اند	۱۳ حاصل

رباعیات

سراج کو جو وقت چلے نہیں پشہ	آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
چلا آسے نور ویدہ عالم قدس	اک چشم زدن میں تون پرے طر کر

ایضاً

لئے حب نبی کی مے سینے میں ہے	اوند کا ہی خیال مرنے جلنے میں ہے
جب بند ہوا واز مراد م ٹوٹے	آہنگ جواز ہو مینے میں ہے
ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا	ایضاً تب دہر میں وہ سید ذیجاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ کہ اس عالم تک	سایہ بھی حضور کئے ہمراہ آیا

ایضاً

رہاؤ گے ہاتھ زندگی سے ہو کر	پچھتاہنگے اقربا ہمارے دکر
محسن کیا ہو چھتے ہو چھوڑ دگر بار	جنت کو چلے چلو مدینے ہو کر
گر نکتہ نوازی کا تے و میان لے	ایضاً بخشش کا ستم نظر آسان لے
ملاح کے یارب عدد و احمد ہوں	جب روز حساب وقت میزان آئے

الغز با سہم احمد

آج سے حسن معافی لفظ سے چون عیش را گویند و در کن ستایش حق لازم آید و اگر گویند
 کہ در و خواندن مناسب لغت چو تہا عیست گو بعضے بکسر آن سہ غزنی و انہ دو
 در کلام غیر اہم ست گویند فعلش خواند چار ش را با سیموش نسبت کہ اولش را با دوم

طرح: سید میرزا کاظمی صاحب دیوانہ و شاعر کرامت علیہ السلام
 ۱۲۰۸ھ مطابق ۱۸۲۳ء
 ۱۱۰

راکیاں کیے سہا نوئی برہمن کلین
 ابھی سیلا تھا ہٹے کا بھی گرداب بلا
 ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں جہاں
 نہ دیا لایے دیتے ہیں جہاں جھونکے
 کھٹی دبی کھی او چھلی یہ نوئی کشتی
 تیراں کشتی ہیں ڈوبی سے مزاج عالی
 شب سحر راندھیر میں جہاں دل کے نہاں
 شاہ کفر کو کھڑے اوٹھا کھونکھٹ
 جو کیا جیس کے چرخ لگاڑی جھوت
 شب کو متاب نظر آئے نہ دکنو شوریہ
 وہ دھوان مار گھٹا ہر کہ نظر آئے شمع
 نور کے تلو ہو کے پردہ ظلمت میں نہاں
 آتش گل کا دھوان بام فلک تک پہنچا
 اب بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیر لپٹ ہو
 جسطرف سے گئی بجلی پھر او دھرائی
 فیض طیب پہلے یہ دکھائی تاثیر
 آب آئینہ ٹٹوں سے بہا جاتا ہے

تار بارش کا تھوڑے کوئی ساعت کوئی پل
 نہ بچا کوئی محافانہ کوئی تر نہ بہل
 نوجوانوں کا سینہ ہو یہ بڑھو بھگت
 بیڑے سادوں کے نکلتے ہیں بھگت لگا بل
 بحرِ اخضر میں تلاطم سے بڑی ہو پل
 لاالہ باغ سے ہندوئے فلک کیم کسل
 یلی محل میں ہوئے جوئے منہ پر پل
 چشم کافر میں لگاڑی ہو کافر کا بل
 یا کہ بیاگی ہو برت پہ بچائے محل
 ہر یہ اندھیر چائے ہوئے تاثیر نزل
 گرہ پر پڑا نہ بھی ڈھونڈو او لیکر شعل
 چشم خورشید جہاں میں ہیں آتش بل
 جگیا نزل خورشید کی جیت میں کا بل
 برق سے عدیہ کہتا ہو کہ لاٹا شعل
 قلعہ چرخ میں ہو بھول جلیان بادل
 زیرِ محول ہو انگر تو کھل ہو منقل
 کہیں تصویر سے کرنا نہ کہیں بھول

آج یہ نشو و نما کا ہو سنا رہ چکا
 دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہو گلشن کی بہا
 خضر فرما تو میں سنبل سے تری ہزار
 عطر افشان ہو شبیر گل نسرتن سمن
 لہریں لیتا ہو جو بجلی کے مقابل سنبہ
 جگنو پھر تو میں جو گلبن میں تو آتی ہو نظر
 بہر زمان صدف چہرہ مجھے سب اچھین
 سخت طاووس گلشن یہ ہو سایہ کیو اب
 جسطرف دیکھو پیکر کی کھلی ہوں کلیان
 آہ قمر بین منہ اور رزے میں تاثیر
 شاخ پر پھول بہن خنیش میں زمین پر بلبل
 پھول ٹوٹو ہو پھر تو روشن پرین نسیم
 شجرہ میں پیغام کو مکمل آئین شاخیں
 ساتھ ساتھ آؤ ہیں ناؤ کو جگہ کے ٹکڑے
 سبز خط سے ہوا ہونی لگی سرخی لب
 صاف آؤ ہر وازہ ہوشیا یاں کہ طرح
 خضرتے گل قالیچ سے ہوا شو نشو

شاخیں کا گشتا کو مکمل آئی کو پل
 دیدہ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احوال
 پھول سے کہتو میں چلتا رہو گلزار ازل
 نخل و اودی مومی سے شکستا پھول
 چرخ پر باد لا پھیلا ہو زمین پر نخل
 مصحف گل کے جوشی پہ طلائی ڈول
 طوطی بھی ہو پوشیمین تو باہل کی نخل
 چتر کھولو ہو سے فرق شہ گل پر سنبھل
 لو کہ کہتو میں کہ کرتے ہیں فرنگی کو نسل
 سر میں دیکھو پھول نیلے پھولیں چل
 سب کھاتو میں گلشن میں سوار اور پیکر
 یا سکر پرین ٹہلتے مجھے گلگون کوتل
 حرمت دختر زمین نظر آتا ہو فصل
 شجر آہ رسا میں نکل آئی کو پل
 چرخ میں سولال و گئے بنگر ہر ل
 پر لکڑے ہوئے مرگان صنم کو کابل
 کیا خوب ہو جو پریشان ہو خواہ نخل

سرمہ ہر دیند مری دیدہ بہار کھل
تو نہا لان گلستان کو شانے یہ عز

ما فہ گردش میں گرفتار عجب پھر ہیں
شیخ شمشاد پتھری سے کہو چھڑی ملا

عزل

تیرا ہر کبھی گنگا کبھی جمنا بادل
بہج میں آج کشن ہو کال بادل
رنگ میں آج کنہیا کے ہو ڈوبا بادل
برق کہتی ہو مہارک تجھ سہا بادل
روپ بجلی کا سندھ اور وہیلا بادل
سبزہ پکڑے ہوتا ہوا برچھا بادل
ہر قسم کھا اٹھائے مجھے گنگا بادل
وہ اندھیرا کہ پھرتا ہو بھٹکتا بادل
پر تو برق سے ہو سونیکا بھرا بادل
کسی مدیر کو کھلا کر شما بادل
چشم تر آب کا ہو ایک کر شما بادل
چشم تر آب کا دھویا ہوا خا کا بادل
میری آنکھوں کا ہوا ترا ہو مہا بادل
یہ مرادل ہو یہ میرا ہو کلیجا بادل

سمت کاشی سے گیا جانب بادل
سمت کاشی سے گیا جانب تھرا بادل
خوب چھا ہوا سر کوئل و تھرا بادل
شاہگل کلیے ساتھ ہو ڈولا بادل
سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جہنی
خوشی کی جل پھر سے نظر آتا ہو
جیتکا شمع میں جہنا ہو یہ کھلنے کا بین
بجلی دو چار قدم چلے پٹ جائے نکیر
پشیمہ مہر ہو عکس زر گل سے دریا
میرے آنکھوں میں آتا نہیں یہ جوش و خروش
دل بیتاب کی دلی سی چپک ہو بجلی
تپش و لکا اڑایا ہوا نقشہ بجلی
انہی کم ظرفیوں سے لاکھ فلک پر چڑھا
کپٹھنسی کہیں نہیں جوشش گریہ کا ضبط

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لیر
راجہ اندر ہو پیرہ خانہ سے کاپانی
جوش پر رحمت باری ہو چڑھاؤ خم
دیکھتا کہ کہیں محسن کی نفعان وزاری

لیے آتا ہو جنازہ فیہ کا نہ ہا بول
نفرے کے کاسر کیشن کہنیا بادل
چشمک برق سو کرتا ہوا اشار بادل
نہ کرتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خانہ قصیدہ کی طرف بعد غزل
باغچین برسیدہ مست چڑھا کر آیا
چشم میکش میں گلابی ہو کہ چھو لہو گلاب
جام بوبادہ و کمتے ہیں کہ رند و نکو چھٹ
کو ہر دال کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کیسی فسروگی کیا بات ہو مہ جھانکی
سہین شکتے مہ طرف ہو جو پاؤں ہو لنگ
مصر والو نکو یہ ڈور ہو کہ زلینھا کے لہو
مے گلرنگ کی شمع شب فکر کا چول
کیا جنون خیر ہو لکھنے میں صرخہ کلک
ہو سخنگو کو نہ افشا کی نہ املا کی خبر
لے سمجھا ہو منہ سے نکلا ہو کجاو

کہ ہو چکر میں سخنگو کا داغ مختل
جام حورشید مع میکدہ برج حمل
پھول کیو کچا کھلا ہو کہ کھلی ہو بوتل
دستب جام سے کمتے ہیں کلیجہ نکول
کشتی مے کو بنایا مے ساقی نے کھل
غنچہ کہتا ہو لجاو سے کہ گلشن سے نکل
شفیق چاک کر یا ہو کہ جو ہاتھ ہو شل
مہراز نہ کہنے لگے سو دے کا خلل
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہو نکل
کہ سیاہی سے ہو ہر حرف کو سو کا خلل
ہو گئی نظم کی افشار و غیر سب مہل
لفظ ہنوا ہن اور ہن ہن سینے اٹکا

کتابے قید ہوا کس قدر آوارہ گھرا
 کبھی گنگا پہ بہکتا ہو کبھی جمنہ پہ
 پیٹھے دینو سے نہ محفوظ رہو قلم ہر
 بان پر سچ ہو کہ طبیعت ڈاؤن یا چو غیا
 روئے مٹی ہو بہکنے میں بھی اعلیٰ کی طرح
 اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
 کرتے پڑتے ہوئے ستانہ کمان کھاپاؤں
 یغز اوں فر کے میدان میں ہو چکا کہ جہاں
 آ باران مسلسل ہو ملا تاک کا درو
 کہیں بوجی کہیں کوشر کہیں فروغ میں
 کہیں جبریل حکومت پہ کہیں افضل
 کفر مخفی کے کسی سمت نہاں تہ خانہ
 عاشق جلوہ طلبگار کہیں چشم قبول
 گل نیرنگی مطلق سے بہکتے گلزار
 باغ تہزیب میں سہ سبز نہال تشبیہ
 گل خوش رنگات سول مدنی عربی
 نہ کوئی اوسکا مشابہ ہو نہ ہمسرہ نظیر

کوئی مندر نہ بچا اوس سے نہ کوئی اٹل
 گھاگرا پر کبھی گندرا کبھی سو سے چل
 نہ بچا خاک ڈاؤن نہ کوئی دشت جبل
 ہوئی آئینہ مریخ کی وہ بندان صقل
 تاکتا ہو تو شریا کی سنہری بوتل
 ہاتھ میں جام زحل شیشہ نہیر بغل
 کہ قصو بھی مان جائسکے سر کے بھل
 خرمین برق تجلی کا لقب ہو بادل
 چنے قبیح خداوند بہاں غز و بل
 کہیں جہتی ہوئی نہ لبین و نہ غسل
 کہیں ضواء کا کہیں ساقی کوثر کا گل
 اک طرف نظر قدر کے عیان شیش محل
 ناز عشق کے پروہ میں کہیں حسن عمل
 در نیازی کے یا چین سے بہکتے جنگل
 انبیاء جلی میں شافین عرفا میں کوئل
 زیب و اماں ابد طوہ و ستارازل
 نہ کوئی اسکا مثل نہ مقابل نہ بدل

<p>ایچ رفعت کا قمر مثل دو عالم کا نہ تو حید کی ضوائج شرف کا مہ نو مرج وچ امین زریب وہ عرش برین ہفت اعلیم ولایت میں شہ عالیجاہ جبین آتا ہر تلحون مطلع برجستہ اگر</p>	<p>بحر وحدت کا گہر چشمہ کثرت کا کنول شمع ایجاد کی لوبرنم رسالت کا کول حامی دین تین ناسخ ادیان وطل چار اطراف ہدایت میں نبی مرسل وہد میں آگے قلم ہاتھ سے طے نہ اوچل</p>
---	---

مطلع

<p>منجیب نسخ وحدت کا یہ تھار و نازل دو جو شید کی ہی حشر میں ہو جاگی صبح شب ساری میں شمعی سے رخ انور کے بجزہ شکر میں ہو ناصیہ عرش برین افضلیت پر تے مشتمل آثار و کتب رطف سے تیر ہوئی شوکت ایمان محکم بسمت جاہ میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ شانہ حضرت کا ہو تشدید و دلائل جس طرف ہاتھ برہن کفر سے ہٹ جائیں قدم تیری شبیہ کا ہو آئینہ خانہ تنزیہ ہقیقت کو محاراکا حضرت کا مقام</p>	<p>کہ نہ احمد کا ہو ثانی نہ احد کا اول تا ابد دو در محمد کا ہے روز اول پڑ گئی گردن رفعت میں نہری پیکل خاک سو پائے تقدس کے لگا کر شعل اولویت پہ تری شفق دیانٹ مل قہر سے سلطنت کفر ہوئی ستار مصرع جو دین اکثر کامر اف ہو قیل صاد و مبالغہ بصر سر نہ چشم اکمل جسکا لہو ان کھو سجہ درین لات و قبل شان سر بھی مطلق ہو تجھے رنگ محل ہر نیاز سی کو نیاز آگ کا نازش کا</p>
--	--

ہو سکا ہو کہین محبوب خدا غیہ خدا
 منع ہو نہ کیا تھا وحدت و کثرت کا خلاف
 نظر آئے مجھے احمدین اگر وال دوتی
 چھوٹی طرز کی شتاق ہو تو اچھی طبع

اکھڑا دیکھ سمجھ کر مری چشم احوال
 میرا حزن نے کیا آسکے یہ قہر فیصل
 روزِ محشر ہوں الہی مری آنکھیں احوال
 کہ ہوا میں سر میں اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا چکا کہے کی جانب کو ہو قبا بادل
 چھو کر میکدہ ہند و صنم خانہ برنج
 سبز و چرخ کو اندھیا مری لگا کر لایا
 بحرِ کائنات میں رہوں عربی و قریم
 قبیلہ ابراہیم کفہ ابرو سے چھو
 ریشہ سبز خانہ سار کے ریتی ہو برق
 دوڑ پوچی اپنا بخش نبی کی شہرت
 چشم انصاف سے دیکھ آپ کے دندانِ برین
 تھابند ہاتار فرشتوں کا و اقدس پر
 آمد و رفت میں تھا ہم قدم برقِ براق
 ہفت اقلیم میں اس دین کا بجایا دنگا
 دینِ اسلام تر ہو تیغ و دھوم سو چمکا

سجدہ کرتا ہو سو خوشی سپاہِ بطنی بادل
 آج کعبے میں بچھا گئے ہو مصلیٰ بادل
 شہسوارِ عربی کے لینے کا لابلادل
 رحمتِ خاص خداوند تعالیٰ بادل
 موہی سر قبیلے کو گھیرے ہو کر کا لابلادل
 برق کھنڈ پر ہو رکھے ہو سیلا بادل
 سن سنا کہتے ہیں کیا حضرت عیسا بادل
 دیکھتا ہو ترا کر چہ یگانا بادل
 شبِ معراج میں تھا عرشِ مطہر بادل
 مرغزارِ چین عالم بالا بادل
 تھاتری عام رسالت کا کرتا بادل
 نیا اوٹھا قبلے سے دیتا ہوا کا نذر بادل

استاد کا جسے وہ ہرین وہ رعبہ ہو
تو وہ فیاض ہو و پر تر و ساک طبع
تج میدان شجاعت میں حکمتی بجلی
محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر

کہ جو نکالو مجھ کا و مہو کا نہ با بادل
غلاب پر کو لایا ویسے کا نہ با بادل
ہاتھ گلزار سخاوت میں برستا ہوا
کہ اجابت کا چلا آتا ہو گھر تا بادل

مطلع

سب کے اعلیٰ تر ہی سرکار ہو سب کے فضل
ہو تنہا کہ ہے نعمت ہو تیرے خالی
وین و دنیا میں کی کا نہ سہارا ہو مجھے
ہو مراریشہ امید وہ نخل سرسبز
آرزو ہو کہ ترا و حیاں رہو تا دم کر
نام احمد بزبان ستر بلا میم بصد
روح کو میری کمین پیار سوین عزت مل
وہ مردن یہ اشارہ شہ فاعلت کا تری
یا و آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھو
میزبان بنکے نکیرین کہیں گھر ہو ترا
سرخ انور کا ترے و حیاں رہو بعد فنا
خدا ہون میرے گناہان ثقیل ان خفیت

میرے ایمان فصل کا یہی ہو مجمل
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل
صرف تیرا ہو بھر و ساری قوت ترا بل
جسکی ہر شان میں میں پل اکٹھل میں پل
شکل تیری نظر آؤ مجھے جب آج کل
لب پہ ہو وصل غلی و لیلین مر و غزل
اکہری جان مدین کو جو چلتی ہو تو پل
فکر ورا کی نکر دیکھ لیا جا گیا کل
گوشہ و نظر آئے مجھے شیش محل
نہ اوٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا کل
میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں شعل
آئین ہزار نہیں جب فعال صبح و قتل

میری شامت کی ہوا رہے گی سیاہ	عارض شاہد عشر ہو اگر حسن عمل
صفِ محشر میں تم سواہر ہو تیرا امل	ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قضا کی نعل
کہیں خبر ملے شایعہ کہ مان بہم نہ	سمت کاشی سے چلا جا تبھے ابا دل

قطعہ تاریخِ فتحِ طبعِ جنابِ ششی امیرِ حمراءِ متخلص امیرِ سلاہِ تقدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا	جسکا ہر شعر ہو گلزارِ جنان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ میر	طبعِ محبوبِ شش شمعِ سبیلِ ناصر گل

تقریظ و لفظِ پیر از فصیح و بلیغ بمبیل و بی نظیر بابِ نیتہ اعلم
جنابِ ششی امیر احمد لکھنوی متخلص جنابِ استاد جنابِ محلی القاب

نوابِ تیس ام پور زاد اقبالِ ہم ما دام الاغیثۃ الذی

مردِ سچ کیسے کہے مضمونِ نعت میں لکھ	کہ ہر مصرع سے جلوہ ہو عیانِ حسنِ طبیعت کا
بوجہ آج تاباں شعائر میں لوگ کہتہ ہیں	عروسِ فکر کے سر سے ہندو سارہ فصاحت کا
عقِ یزی ہر طبعِ پاک کی یادِ فشانہ ہر	بہارِ گوشتِ شہوار سے دامنِ بلاغت کا
ہونی صبحِ تجلی سے تجلیِ طور کی روشن	سرِ ایاہِ گلگیا ہر نوکے سانچے میں خضرِ کما
چراغِ کعبہ کو قندیل کیسے عرشِ اعظم کی	کہ روشنِ آسمین ہو مضمونِ سراجِ لیت کا

تعلی کہ رہی ہو یہ مضامین کے قصیدہ میں
خبر لی وچو اونچے شاعر کی طبع عالی نے
ہر اک مضمون یہ کہتا ہوا شام جو زینت کو
جہاں سے دیکھو اشعار کو معلوم ہوتا ہو
اثر یہ نعت محبوب اُسی نے دکھایا ہو
نظر آتا ہو یا ن تجسید میں تنزیہ کا عالم
جو ہو فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ بیان
لکھا جو ہر بات آہ صلی میں وضع فرماں
مہاک نام سخن میں پھیل جائے کیوں پوچھو کی
تپاک کر فکر کی شاخو سے جو مضمون آتا ہو

کہ زور شد نے ہشتا فکرم کو دست قدرت کا
مسیار رنگ بیدل کی طبع اس زمانہ شوکت کا
نہیں جو ہن چول میں ہوں عطر گلہاں کی کت کا
کہ سو چین بارتا ہو سامنے دیا سلاست کا
برستا ہو ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا
تعالیٰ شد کثرت میں ہر پیدار رنگ شد کا
کہ جو قطعہ ہر سہمیں قلم ہر گلزار جنت کا
تنگا فضا سے سید ہمارا ہستہ ہر مانع جنت کا
کہ ہر عطر باغیت کو بھرا کثر فصاحت کا
وہ پھل کو نخل محبوب اُسی کی حبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت کو مجموعی کی مینے
جو صفحہ پر وہ اک پتہ واسیلہ ہر شفاعت کا

احمد راشناس و احمد راستا کش کہ کتاب برکت انتساب مقبول اشقہ
دلان گیسو محمدی و مطبوع شیفہ طبعان روح احمدی باعث سرور و رحمت اپنے
سنبلستان حرم در مطبع تاجی واقع لکنو بجاہ محرم الحرام سنۃ ۱۲۸۵ھ باہتمام
ادوات الحسنات قطب الدین احمد طبع گردیدہ لائق عمل گردید

اشتمارات

آفتاب نجوم

مجھدم دزل و جعفر پترہ سو برس سے بالکل بیکار
غیر نداشت اے معتقدین ادنکے واسطے یہ
فیدہ ہے قیمت فی جلد ۸ / محصول ڈاک ۲ /

مصلحت الشعرا

باکانام تو بہ علم دوست نے ضرور ہی سنا ہوگا
کہ جب قدر لغت کی کتابیں ہیں ادنکے مولفوں
میں ہنگو جو سن میں مصطلحات کو نہ لاکھوں گردش عفا
ہم ہی مصطلحات کا سنتے تھے اور بیسبب ہم وستیابی
لے دیدار سو محرم سہجائے اب فضل خدا سو یہ کتاب
جب طبع ہوگئی قیمت فی جلد ۸ / محصول ڈاک ۲ /

تالیف سلیمانی

تا و تعویذات و نسخہ مجربہ میں شائقین کے
اٹن قدر ہر اس مجربہ میں پانچ رسالہ ہیں
۱ / قیمت مجموعہ ۱۱ / محصول ڈاک ۲ /

سید لا رسعود غازی

ی سے شاید کوئی ایسا شخص ہو جو
مختصر تاریخ حضور کی غزوات کی ہے
جلد ۲ / محصول ڈاک ۱ /

ترتیب القبر

ماہر ہے کہ یہ کتاب طب کی ہے مگر اس کے
سے بڑی خوبی سے اول آداب مباحثت
ن معاشرت بتائے ہیں اور جب قدر امر اہل
ن اور عورتوں کو بسبب ناواقفی کے شل سوزا
شک وغیرہ پیدا ہو جائے ہیں یا جو کچھ اسکے متعلق
ہو اوسکو بڑی شرح و بسط سے مع علاج

لکھد یا ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ڈاک ۱ /

عطر مبار

یہ کتاب مبار دانش کا خلاصہ ہے۔ ایسی خوبصورتی
سے خلاصہ کیا ہے کہ دیکھنے کے تعلق سے تعریف کی
گنجائش نہیں قیمت فی جلد ۲ / محصول ڈاک ۱ /

مصطلحات اردو

کمان میں اردو زبان کے شیرادر ہرین اردو
محاورات کے فریقہ یہ کتاب خاص لکھتوں اور دہلی کے
محاورات میں ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچھ شعرا ہی کے
واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تھی بلکہ شاعر کے
واسطے ہی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے۔ مولف
دام فیوض نے زائر کمال یہ کیا ہے کہ جو محاورہ لکھا ہے
اوپر شعرا کے اشعار ہی شد کیواسطے لکھد سیلین
قیمت فی جلد ۸ / محصول ڈاک ۳ /

مجمع الحسب (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ زبان اردو میں سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی عمدہ تاریخ و قیمت ۸ / محصول ڈاک ۲ /

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ
ویلوپے ایبل ارسال ہو سکتی ہیں فہرست کلاں
کتب وغیرہ کی بھی مع تشریح قیمت موجود ہے
شائقین کو عند الطلب بلا قیمت ۱۰ / کا ٹکٹ
بھیجنے سے پیٹہ والا بیرنگ ارسال ہوتی ہے۔

ولی اللہ منیر مطبعہ ناصی لکھنؤ

علان

ہر ایک قسم کی کتابیں
اردو سنسکرت و ہندی
علوم و تاجران کتب مطبعہ
اجن صاحب کو کوئی کتاب مطبعہ
را نامعلوم رہو وہ بھی بعد انضام قیام مطبعہ کو دیا جائیگا
اگر کوئی مفید عام کتاب کسی صاحب نے تالیف فرمائی ہو وہ
بلا معاوضہ مطبعہ مطبعہ کر دیا۔ فہرست کتب دیگر اشیا و کتابوں
بابت قیمت (ن) کا کٹاٹ بھیجنے سے پیشہ وارا

